منتخب رقت انگیز
کلام
حضرت پیر سید وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ
مرتب
الحافظ القاری مولانا غلام حسن قادری
مفتی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور
انس پبلیکیشنز لاہور

منتخب رقت انگیز
کلام
حضرت پیر سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ
مرتب
الحافظ القاری مولانا غلام حسن قادری
مفتی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور
انس پبلیکیشنز
40- اُردو بازار، لاہور
Mob: 0300-8852283

https://ataunnabi.blogspot.com/

نام کتاب: .... کلامِ حضرت پیر سید وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ

مرتب: .... الحافظ القاری مولانا غلام حسن قادری

کمپوزنگ: .... محمد زاہد اقبال

ڈیزائننگ: .... ڈیسنٹ گرافکس (سخاوت حسین)

صفحات: 144

اشاعت: .... جولائی 2014ء

تعداد: 1100

ناشر: .... انس پبلیکیشنز لاہور

قیمت: .... -/130 روپے

ملنے کے پتے

انس پبلیکیشنز

40- اُردو بازار، لاہور

Mob: 0300-8852283

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر 40- اُردو بازار

لاہور فون: 042-37352022

فہرست

O---O---O

حرفِ آغاز

شروع نام اس ذات پاک سے جو ساری دنیا کے لئے رحمان و رحیم و کریم ہے۔ اللہ عزوجل جو بے مثل پیدا کرنے والا، حجابات اٹھانے والا، ہر شکل صورت سے منزہ ومبرا ہے۔ جس نے اپنی حکمت کے زیر اثر اور اپنی رضا ومنشاء کے تحت تمام مخلوقات کو تخلیق کیا اور ان تمام مخلوقات میں سے حضرت انسان کو اشرف المخلوقات کا شرف بخشتے ہوئے اسے علوم وفنون کے اعلیٰ ترین وصف سے نوازا اور پھر اسے اپنی نیابت بخش کر کرۂ ارض پر اپنا خلیفہ مقرر کیا اور اسے ساتھ ہی شرف ہدایت بخشا تاکہ وہ ذاتِ الٰہی کا پرتو بن کر دنیا میں ہدایت وتعلیم کے ذریعہ انسانیت کو گمراہی میں گرنے سے بچا سکے اور صراط مستقیم کی تلقین کے ذریعہ انسانیت کے قبلہ کو ٹیڑھا ہونے سے بچا سکے۔

انسان اپنی زندگی یادِ الٰہی سے غفلت میں بسر کرتا ہے اور دنیا کی زیب و زینت اور اس کی آسائشوں میں کھو کر اپنی آخرت کو بھلا بیٹھتا ہے۔ اللہ عزوجل نے انسان کو ترغیب دی کہ وہ نیک اعمال کے ذریعے اپنے ظاہر اور باطن کو آراستہ کرے مگر وہ اللہ عزوجل کے فرمان کو بھول بیٹھا اور اس نے اپنی حقیقی زندگی کی تیاری کی بجائے اپنی فانی زندگی کو سنوارنے میں اپنا وقت ضائع کر دیا پھر ملک الموت موت کا بلاوا لے کر آن پہنچتا ہے اور انسان کی دنیا میں قیام کی مدت ختم ہو جاتی ہے اور اگر اس نے اپنی اس عارضی قیام گاہ میں اللہ عزوجل کو راضی کر لیا تو
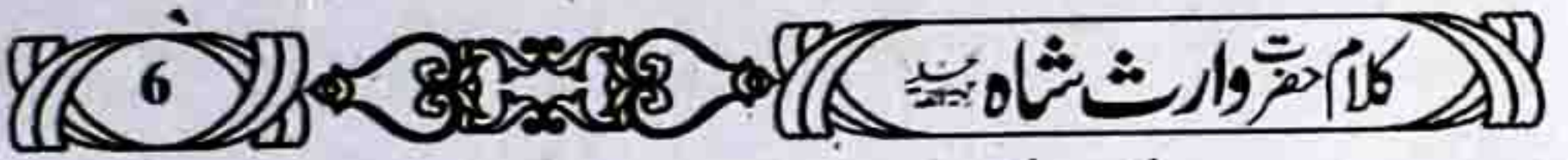
اسے اپنی اخروی زندگی میں کسی ندامت کا سامنا نہ کرنا پڑے گا اور اگر اس نے اپنی اس عارضی قیام گاہ میں دنیا کو سنوارنے میں وقت برباد کر دیا تو پھر اس کے لئے ماسوائے پچھتاوے کے کچھ نہ ہوگا۔

سرزمین پنجاب میں یوں تو کئی صوفی شعراء مدفون ہیں جنہوں نے اپنے عارفانہ کلام کے ذریعے لوگوں کی اصلاح کا فریضہ انجام دیا اور انہیں ذکر و فکر الٰہی کی جانب مائل کیا مگر ان صوفی شعراء میں حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو امتیازی مقام حاصل ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ قادر الکلام شاعر تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق سادات گھرانے سے تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تمام مروجہ دینی و دنیاوی علوم پر عبور حاصل تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت کی بڑی وجہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی معرکۃ الآراء تصنیف "ہیر وارث شاہ" ہے جس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہیر رانجھے کے قصے کو منظوم کیا اور اسے ایک لازوال قصہ بنا دیا۔

زیر نظر کتاب میں حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا چیدہ چیدہ منتخب کلام پیش کیا گیا ہے تاکہ دلوں کو راحت و تسکین کا سامان میسر آئے اور عشق کی رنگینیوں اور اس کے سحر میں ڈوب کر حاملین عشق الٰہی بن کر اپنی زندگیاں سنواریں۔ یہی فقیر کی دعا ہے۔

O---O---O

حضرت سیّد وارث علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

نام و نسب:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام مبارک ''وارث شاہ'' ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار کا نام سیّد گل شیر شاہ رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حسینی سیّد ہیں مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ نسب کے متعلق کتب سیر میں مختلف آراء موجود ہیں۔ کتب سیر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب یوں بیان ہوا ہے۔

۱۔ حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ بن حضرت سیّد گل شیر شاہ رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ بن حضرت سیّد گُلے شاہ رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ بن حضرت سیّد احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ

۵۔ بن حضرت سیّد تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

۶۔ بن حضرت سیّد یعقوب شاہ رحمۃ اللہ علیہ

۷۔ بن حضرت سیّد رحمت اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ

۸۔ بن حضرت سیّد رضا الدین شاہ رحمۃ اللہ علیہ

۹۔ بن حضرت سیّد مرتضیٰ شاہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۔ بن حضرت سیّد بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ
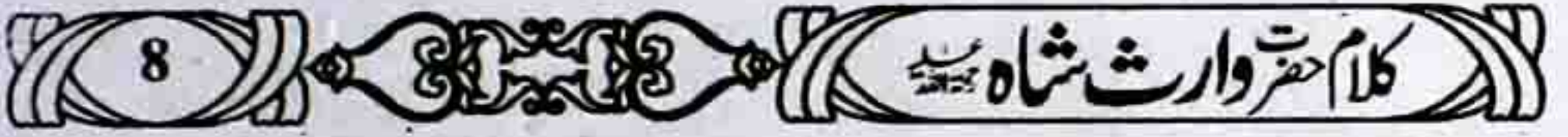
۱۱۔ بن حضرت سیّد دیوان سلطان صدر الدین محمد خطیب رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۔ بن حضرت سیّد محمود مکی شیر رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۔ بن حضرت سیّد شجاع رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۔ بن حضرت سیّد ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۔ بن حضرت سیّد قاسم رحمۃ اللہ علیہ

۱۶۔ بن حضرت سیّد زید رحمۃ اللہ علیہ

۱۷۔ بن حضرت سیّد جعفر رحمۃ اللہ علیہ

۱۸۔ بن حضرت سیّد حمزہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۔ بن حضرت سیّد ہارون رحمۃ اللہ علیہ

۲۰۔ بن حضرت سیّد عقیل رحمۃ اللہ علیہ

۲۱۔ بن حضرت سیّد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ

۲۲۔ بن حضرت سیّد علی اصغر رحمۃ اللہ علیہ

۲۳۔ بن حضرت سیّد جعفر ثانی رحمۃ اللہ علیہ

۲۴۔ بن حضرت سیّد امام نقی رحمۃ اللہ علیہ

۲۵۔ بن حضرت سیّد امام تقی رحمۃ اللہ علیہ

۲۶۔ بن حضرت سیّد امام موسیٰ رضا رحمۃ اللہ علیہ

۲۷۔ بن حضرت سیّد امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ

۲۸۔ بن حضرت سیّد امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ

۲۹۔ بن حضرت سیّد امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ

۳۰۔ بن حضرت سیّد امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

۳۱۔ بن حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

۳۲۔ بن حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

ولادت باسعادت:

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ پیدائش کے متعلق کتب سیر میں متعدد آراء پائی جاتی ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سن وصال اور سن پیدائش اختلافات کا شکار رہا ہے اور اسی طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حالات و واقعات کے متعلق بھی کتب سیر میں کچھ زیادہ بیان نہیں ہوا ہے۔

سیّد طالب بخاری نے حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی حضرت سیّد قاسم شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک شعر سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۱۳۰ھ بیان کیا ہے۔

یارا سے تیہہ ہجری آیا پنج ربیع الثانی
دن جمعے دا وقت تہجد جمیا وارث جانی

"۵ ربیع الثانی ۱۱۳۰ھ کو ولادت ہوئی اور اس وقت جمعہ کا دن اور تہجد کا وقت تھا جب وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے۔"

ڈاکٹر اختر جعفری نے حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۱۱۴ھ جبکہ حفیظ تائب اور غلام رسول آزاد نے ۱۱۲۲ھ اور چوہدری محمد افضل نے ۱۱۳۰ھ بیان کیا ہے جبکہ شائستہ نزہت نے اپنے پی ایچ ڈی مقالہ میں حضرت سیّد قاسم شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے شعر کے حوالہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۱۳۰ھ بیان کیا ہے۔

پروفیسر حمید اللہ شاہ ہاشمی نے حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے قصیدہ بردہ شریف کا پنجابی منظوم ترجمہ کیا ہے جس میں حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے قصیدہ بردہ شریف کو تحریر کرنے کا سال اور اپنے وطن کا ذکر ذیل کے اشعار کے ذریعے کیا ہے۔

ناوں مصنف سیّد وارث وِچ جنڈیالے وَسّے
جیہڑا شیر خاں غازی بدھا سبھ کو اوتھے وَسّے
یاراں سو بونجا ہجری جد اے ظاہر ہوئے
تاں ایہہ بیت جواہر موتی لڑیاں وانگ پروئے
ایہہ ترجمہ راس کیتا میں اوس شرح تھیں بھائی
حضرت میئیں جمال چنابی جیہڑی شرح بنائی

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے قصیدہ بردہ شریف ۱۱۵۲ھ بمطابق ۱۷۳۹ء میں کیا اور اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک انیس یا بیس برس تھی اور یوں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ پیدائش ۱۷۲۰ء نکلتی ہے۔

حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق اپنی آراء کا اظہار ان اشعار کے ذریعے کیا ہے۔

وارث شاہ سخن دا وارث نندے کون انہاں نوں
حرف اوہدے تے انگل دھرنی ناہیں اساں نوں

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ ضلع شیخوپورہ کے نواحی علاقے اور ایک معروف قصبے جنڈیالہ شیر خاں میں پیدا ہوئے اور اسی جگہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال بھی ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جنڈیالہ شیر خاں کے متعلق اپنے ذیل کے شعر میں بیان کیا ہے۔

وارث شاہ وسنیک جنڈیالڑے دا شاگرد مخدوم قصور دا اے

جنڈیالہ شیر خاں ضلع شیخوپورہ سے شمال جنوب کی جانب قریباً آٹھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور منشی گوپال داس نے ''تاریخ گوجرانوالہ'' میں بیان کیا ہے کہ مغل بادشاہ اکبر کے زمانہ میں شیر خاں پٹھان نامی ایک شخص شاہی ملازم تھا

اور اس کا شمار امراء میں ہوتا تھا اس نے اپنے نام سے ضلع شیخوپورہ کے نواح میں ایک قصبہ آباد کیا جس کا نام اس کے نام پر "شیرکوٹ" رکھا گیا۔

مفتی غلام سرور قادری لکھتے ہیں کہ جنڈیالہ شیر خاں کو شیر خاں افغانی نے آباد کیا اور اس کا پہلا نام شیرکوٹ تھا جبکہ جنڈیالہ کا لفظ یہاں موجود ایک ٹیلے کی وجہ سے مشہور ہو گیا اور اس جگہ کا نام جنڈیالہ شیرکوٹ ہو گیا پھر بعد میں وقت کے ساتھ یہ نام جنڈیالہ شیر خاں ہو گیا۔

ابتدائی تعلیم و تربیت:

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ ابھی کم سن تھے گھر والوں نے ابتدائی تعلیم کے لئے جنڈیالہ شیر خاں کی مقامی مسجد میں بھیج دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم کس سے حاصل کی اس کے متعلق کتب سیر یکسر خاموش ہیں مگر یہ ضرور پتا چلتا ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ جب ابتدائی تعلیم سے فارغ ہوئے تو مزید تعلیم کے لیے قصور تشریف لے گئے اور قصور میں ملک حافظ غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ جو مخدومِ قصور کے لقب سے مشہور تھے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے شاگرد ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی معرکۃ الآراء تصنیف "ہیر وارث شاہ" کے ایک شعر میں اس کا ذکر یوں کیا ہے۔

الویں باہروں شان خراب وِچوں جویں ڈھول سہاونا دور دا اے
وارث شاہ وسنیک جنڈیالڑے دا شاگرد مخدوم قصور دا اے

"بظاہر شان و شوکت والوں کا باطن خراب ہوتا ہے جیسے دور کے ڈھول سہانے ہوتے ہیں۔ وارث شاہ (رحمۃ اللہ علیہ) جنڈیالہ کا رہنے والا مخدوم قصور کا شاگرد ہے۔"

کتب سیر میں میں منقول ہے حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم کے بعد قصور شہر کا رخ کیا اور وہاں ملک حافظ غلام مرتضٰی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ جامع مسجد و مدرسہ حسین خاں میں صدر مدرس تھے ان کی شاگردی اختیار کی اور ظاہری علوم کی تکمیل کی۔

ڈاکٹر فقیر محمد فقیر لکھتے ہیں کہ حضرت بابا بلھے شاہ اور حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہم دونوں ہی ملک حافظ غلام مرتضٰی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے اور جب ملک حافظ غلام مرتضٰی رضی اللہ عنہ کو علم ہوا وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ہیر لکھی ہے تو انہوں نے ناراضگی ظاہر کی پھر حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے قصور آ کر استاد کو ہیر کے اشعار سنائے جنہیں سننے کے بعد ملک حافظ غلام مرتضٰی رحمۃ اللہ علیہ پر وجدانی کیفیت طاری ہوگئی۔

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے تمام نصابی کتب کی بھی تعلیم حاصل کی تھی اور اس زمانے میں رائج تمام نصابی کتب کا مطالعہ کیا تھا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جن نصابی کتب کی تعلیم حاصل کی ان کے متعلق اپنی معرکۃ الآراء تصنیف "ہیر وارث شاہ" میں یوں بیان کیا ہے۔

پڑھن فاضل درس درویش مفتی خوب کڈھ الہان پکاریا نیں
تعلیل میزان تے صرف بہائی صرف میر بھی یاد پکاریا نیں
قاضی قُطب تے کنز انواع باراں مسعودیاں جلد سواریا نیں
خانی نال مجموعہ سلطانیاں دے اُتے حیرت الفقہ نواریا نیں
فتاوئی برہنہ منظوم شاہاں نال زُبدیاں حفظ قراریا نیں
معارج النبوت خلاصیاں توں روضہ نال اخلاص پیاریا نیں
زرادیاں دے نال شرح مُلّا زنجانیاں نحو نتاریا نیں
کرن حفظ قرآن، تفسیر دوراں غیر شرع نوں دُریاں ماریا نیں

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس زمانے کی تمام مشہور فارسی کتب کا بھی مطالعہ کیا اور ان کتب کے متعلق آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی معرکۃ الآراء تصنیف "ہیر وارث شاہ" میں ذیل کے اشعار میں یوں بیان کیا ہے۔

اِک نظم دے درس ہر کرن پڑھدے نام حق اتے خالق باریاں نیں
گلستاں بوستاں نال بہار دانش طوطی نامہ تے رازق باریاں نیں
منشأت نصاب تے ابوالفضلاں شاہنامیوں واحد باریاں نیں
قِران السعدین دیوان حافظ شیریں خُسرواں لِکھ سواریاں نیں

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو بے شمار زبانوں پر عبور حاصل تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عربی، فارسی، پنجابی، ہندی، سنسکرت، بلوچی، سندھی اور دیگر کئی زبانوں کو سیکھا اور ان زبانوں پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو عبور حاصل تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو طبی علوم پر بھی دسترس حاصل تھی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس زمانے میں رائج تمام طبی کتب کا مطالعہ کیا تھا جس کے متعلق آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی معرکۃ الآراء تصنیف "ہیر وارث شاہ" میں یوں ذکر کیا ہے۔

کدوں یونغی طِب میزان پڑھیوں دستور علاج سکھاوے وے
قرطاس سکندری طِب اکبر ذخیریوں باب سناونے وے
قانون موجز تحفہ مومنیں بھی کفایہ منصوری تھیں پاونے وے
پران سنگلی وید تحفہ منوت سمرت نرگھنٹ دے دھیاء وِچلاوے وے
قرابا دین شفائی تے قادری بھی متفرقہ طب پڑھ جاونے وے

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو موسیقی سے بھی بے حد شغف تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو موسیقی کے مختلف راگوں کا بخوبی علم تھا جس کا اظہار آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ذیل کے اشعار سے بخوبی ہوتا ہے۔

شوق نال وجاء کے ونجھلی نوں پنجاں پیراں اُگے کھڑا گاوندا اے
کدی اُدھوتے کاہن دے بشن پدے کدے ماجھ پہاڑی دی لاوندا اے
کدی ڈھول تے مارون چھو دیندا کدی بوبنا چا سناوندا اے
ملکی نال جلالی نوں خوب گاوے وِچ جھیوری دی کلی لاوندا اے
کدی سوہنی تے مہینوال والے نال شوق دے سد سناوندا اے
کدی دُھر پداں نال کبت چھوہے کدی سوہلے نال رلاوندا اے
سارنگ نال تلنگ شہانیاں دے رات سُوہے دا بھوگ پاوندا اے
سورٹھ گجریاں پوربی للت بھیروں دیپک راگ دی ذِیل وجاوندا اے
ٹوڈی میگھ ملہار گونڈ دھنا سری جیت سری بھی نال رلاوندا اے
مال سری تے پرج بیہاگ بولے نال مارَوا وِچ وجاوندا اے
کیدارا تے بہاگڑا راگ مارو نالے کاہنڑے دے سُر لاوندا اے
کلیان دے نال مالکنس بولے اتے منگلا چار سناوندا اے
بھیروں نال پلاسیاں بھیم بولے نٹ راگ دی ذِیل وجاوندا اے
بَروا نال پہاڑ جھنجھوٹیاں دے ہوری نال آسا کھڑا گاوندا اے
بولے راگ بسنت ہنڈول گوپی مُنداونی دیاں سُراں لاوندا اے
پلاسی نال ترانیاں ٹھاٹس کے تے وارث شاہ نوں کھڑا سناوندا اے

حضرت سیّد وارث شاہ عِشاللہ جامع العلوم تھے اور آپ عِشاللہ کو فقہ و تفسیر وحدیث و تاریخ کے ساتھ ساتھ تصوف و عرفان جیسے علوم پر بھی دسترس حاصل تھی اور آپ عِشاللہ علم موسیقی، علم نجوم اور علم طب جیسے علوم سے بھی بہرہ ور تھے اور آپ عِشاللہ کی قابلیت اور ذہنی پختگی کا اظہار آپ عِشاللہ کے اشعار سے بخوبی ہوتا تھا۔

باطنی علوم کا حصول:

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ جب ظاہری علوم سے فارغ ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا رجحان باطن کی اصلاح کی جانب ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ عالیہ چشتیہ کے نامور بزرگ شیخ الشیوخ والعالم حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضری کی سعادت حاصل کی اور بے پناہ روحانی فیوض و برکات سے بہرہ ور ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سجادہ نشین مزارِ پاک حضرت خواجہ دیوان محمد یار چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور سلوک کی منازل طے کیں۔

سیر و سیاحت:

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے دیگر اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی مانند سفر کی صعوبتیں برداشت کیں اور اپنی زندگی کا ایک بڑا حصہ سیر و سیاحت میں بسر کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ سفر اپنے نفس کی اصلاح کے لئے تھا اور ساتھ ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اس سفر میں بے پناہ روحانی فیوض و برکات بھی حاصل کئے اور اس زمانے کے کئی نابغہ روزگار اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی صحبت بھی اختیار کی۔

کتب سیر میں منقول ہے حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے جن ممالک کا سفر کیا ان میں حجازِ مقدس، فلسطین، مصر، شام، عراق اور ایران شامل ہیں۔ اس کے علاوہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے برصغیر پاک و ہند کے کئی علاقوں مثلاً کشمیر، کلکتہ، آگرہ، مدراس، دہلی، بمبئی، پنجاب کے متعدد علاقے، سندھ اور بلوچستان کے کئی علاقے ہیں جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ گئے اور اکتسابِ فیض کیا۔

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ جب پاک پتن سے بیعت کی سعادت کے

بعد واپس لوٹے تو کچھ عرصہ لاہور میں مقیم رہے اور پھر قصور چلے گئے اور قصور میں کچھ عرصہ قیام کے بعد ملکہ ہانس تشریف لے گئے اور وہاں ایک مسجد میں معتکف رہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسجد میں دورانِ اعتکاف اپنی معرکۃ الآراء تصنیف ''ہیر وارث شاہ'' کی تصنیف کا آغاز یہیں سے کیا اور یہیں پر اس کا اختتام کیا۔

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے قصہ ہیر رانجھا میں بیان کردہ تمام تاریخی مقامات کا سفر کیا اور ''ہیر وارث شاہ'' کی تصنیف سے قبل وہ تمام تاریخی عمارات دیکھیں جن کا تعلق اس قصہ سے ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ تخت ہزارہ گئے اور وہاں رانجھے کی مسجد اور حمام کو دیکھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے رانجھے کی مسجد میں کچھ دن کا اعتکاف بھی کیا۔

ہیر وارث شاہ کی وجہ تصنیف:

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے قبل کئی شعراء نے ہیر رانجھا کے قصے کو منظوم بیان کیا مگر جو انفرادیت ''ہیر وارث شاہ'' میں ہے وہ کسی اور قصے میں نہیں ہے کیونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس قصہ میں محاوروں اور ضرب الامثال کا بخوبی استعمال کیا ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دیہات کے ماحول کی عکاسی اس انداز میں کی ہے کہ قصے میں موجود کردار حقیقی محسوس ہوتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس قصے میں معاشرہ کے اصلاحی پہلوؤں کی نشاندہی کی ہے اور اس قصے میں موجود اسرار و رموز کو نہایت عمدگی کے ساتھ بیان کیا ہے کہ پڑھنے والا اس کے سحر میں کھو جاتا ہے۔

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ''ہیر وارث شاہ'' کو منظوم کرنے کے لئے مادری زبان پنجابی کا سہارا لیا کیونکہ اس زبان میں جو چاشنی ہے وہ اسے دیگر زبانوں سے منفرد بناتی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس قصے میں معاشرے کی بے حسی

اور معاشرے میں موجود برائیوں کی بھی بخوبی نشاندہی فرمائی ہے اور اس زمانے میں موجود معاشرتی رسم و رواج کو بیان کیا ہے اور پنجاب کی سیاسی و معاشرتی صورتحال کی عکاسی کی ہے۔

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ چونکہ قادرالکلام تھے لہٰذا جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے "ہیر وارث شاہ" تصنیف کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اندازِ بیان نے اس قصے کو چار چاند لگا دیئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اندازِ سخن کی وجہ سے اس قصے کے دیگر لکھاریوں اور شعراء کے بیان کردہ ہیر رانجھے کے قصے کو لوگوں نے پڑھنا ترک کر دیا۔

وارث شاہ جنڈیالے والے واہ واہ ہیر بنائی
میں بھی ریس اوسے دی کر کے لکھی توڑ نبھائی
جو اٹکل مضمون نبھن دی اوہنوں سو میں ناہیں کائی
وڈا تعجب آوے یارو ، ویکھ اُسدی وڈیائی
کی آکھاں بولی تھاں لگدی ، کی گل ڈھکدی آئی
احمد یار کہی اس جیسی اٹکل میں نہیں آئی

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے "ہیر وارث شاہ" میں ہر کردار کے ساتھ انصاف کیا ہے اور ہر کردار کے جذبات کی حقیقی ترجمانی کی ہے اور کرداروں کے مابین ہونے والے جھگڑوں اور مکالموں کو انتہائی خوبصورتی کے ساتھ بیان کیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس قصے میں معرفت پر خوب گفتگو فرمائی ہے اور اس قصے کو منظوم کرتے وقت اس بات کا خوب خیال رکھا ہے کہ قاری کا تسلسل برقرار رہے۔

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے "ہیر وارث شاہ" اپنے دوستوں کی فرمائش پر تحریر کی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا اظہار "ہیر وارث شاہ" کے آغاز میں ان اشعار کے ذریعے کیا ہے۔

یاراں اَساں نُوں آن سوال کیتا عشق ہیر دا نواں بنائیے جی
ایس پریم دی جھوک دا سبھ قصہ ڈھب سوہنے سنائیے جی
نال عجب بہار دے شعر کر کے، رانجھے ہیر دا میل ملائیے جی
یاراں نال مجالساں وِچ بہہ کے مزا ہیر دے عشق دا پائیے جی

''دوستوں نے مجھ سے سوال کیا ہیر کے عشق کے قصے کو دوبارہ نئے انداز میں لکھا جائے۔ اس پیار و محبت کے خوبصورت قصے کو آپ رحمۃ اللہ علیہ نہایت عمدہ انداز میں بیان کریں اور انتہائی خوبصورت اشعار کے ذریعے رانجھے اور ہیر کو ایک مرتبہ پھر ملا دیں تاکہ ہم جب دوستوں کی محفلوں میں بیٹھیں تو ہیر کے عشق کا قصہ سن کر لطف اندوز ہوں۔''

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے دوستوں کی فرمائش پر ''ہیر وارث شاہ'' تحریر کی اور اس قصے کو منظوم کیا چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ دوستوں کی اس فرمائش کا اظہار ''ہیر وارث شاہ'' کے اختتام پر ایک مرتبہ پھر یوں بیان کرتے ہیں۔

حکم من کے سجناں پیاریاں دا قصہ عجب بہار دا جوڑیا اے
فقرہ جوڑ کے خوب درست کیتا نواں پھُل گلاب دا توڑیا اے
بہت جیو دے وِچ تدبیر کر کے، فرہاد پہاڑ نوں پھوڑیا اے
سبھا وِین کے زیب بنا دِتا جیہا عطر گلاب نچوڑیا اے

''میں نے اپنے دوستوں کی بات کو تسلیم کرتے ہوئے اس قصے کو بہترین انداز میں نظم بند کیا ہے۔ تمام اشعار کو نہایت عمدگی کے ساتھ ایک دوسرے سے ملایا ہے جیسے کسی نے گلاب

کا نیا پھول توڑا ہو۔ میں نے خوب سوچ بچار کے بعد اس
قصے کو ترتیب دیا ہے جیسے فرہاد نے پہاڑ کو توڑا تھا۔ میں نے
تمام قصے کو یکجا کر کے انتہائی منفرد بنا دیا ہے جیسے گلاب سے
عطر نچوڑا گیا ہو۔"

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ "ہیر وارث شاہ" کی تصنیف سے قبل اپنے دوستوں کے ہمراہ گرو گورکھ ناتھ دوم کے ٹلہ واقع ضلع جہلم پہنچے اور وہاں موجود گرو گورکھ ناتھ دوم کے چیلے تیرتھ ناتھ سے ملاقات کی اور یہاں رہ کر جوگیوں کی عادات و رسوم کا بغور جائزہ لیا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے دوستوں کے ہمراہ تخت ہزارہ پہنچے اور وہاں رانجھے کی مسجد اور حمام کو دیکھا اور جیسا کہ گذشتہ صفحات میں بیان ہوا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے رانجھے کی مسجد میں کچھ دن اعتکاف بھی کیا۔

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے دوستوں کے ہمراہ جھنگ سیال بھی گئے اور وہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہیر کے گاؤں کے لوگوں کے رہن سہن کا جائزہ لیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی میزبانی کے فرائض جھنگ سیال کی ایک بوڑھی عورت بھاگ بھری نے انجام دیئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جھنگ سیال کے بعد کوٹ قبولہ گئے اور وہاں حضرت سلیم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضر ہوئے، پھر پاک پتن چلے گئے اور پاک پتن کے بعد ملکہ ہانس تشریف لے گئے اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے "ہیر وارث شاہ" کا آغاز کیا اور ملکہ ہانس میں قیام کے دوران ہی اسے مکمل کیا۔

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ہیر رانجھے کے قصے کو جو نئی شان عطا فرمائی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی "ہیر وارث شاہ" کو جو مقبولیت حاصل ہوئی اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے "ہیر وارث شاہ" کو تحریر کرنے سے قبل اس قصے کی تمام کتب کا مطالعہ کیا خواہ وہ کسی بھی زبان میں تھیں۔

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے "ہیر وارث شاہ" کب مکمل کی اس کے متعلق آپ رحمۃ اللہ علیہ نے "ہیر وارث شاہ" کے اختتامی اشعار میں یوں بیان کیا ہے۔

سن یاراں سے اسیّاں نبی ہجرت لمے دیس وِچ تیار ہوئی
اٹھاراں سے تے تریہاں سمتاں دی راجے بکرما جیت دی سار ہوئی
جدوں دیس تے جٹ سردار ہوئے گھرو گھری جاں نویں سرکار ہوئی
اشراف خراب کمین تازہ زمیندار نُوں وڈی بہار ہوئی
چور چودھری یار نیں پاکدامن بھوت منڈلی اِک تھوں چار ہوئی
وارث جنہاں نیں آکھیا پاک کلمہ بیڑی تنہاں دی عاقبت پار ہوئی

"۱۱۸۰ھ لمے دیس (ساہیوال اور ملتان کا درمیانی علاقہ ملکہ ہانس) جہاں یہ کتاب مکمل ہوئی ہے۔ اس وقت ۱۸۲۳ء میں راجہ بکرما جیت کی حکومت تھی۔ ملک پر جاٹ حاکم تھے اور ہر جگہ نئی حکومتیں بن رہی تھیں۔ شرفاء رسوا ہو رہے تھے اور کمینے ترقی کر رہے تھے اور زمینداروں پر عجب بہار کا سماں تھا۔ چور چوہدری بن گئے تھے اور پاکدامن کہلاتے تھے جبکہ بدنیت ترقی کر رہے تھے۔ وارث شاہ (رحمۃ اللہ علیہ) وہ لوگ جو کلمہ حق کہتے رہے انہوں نے اپنی عاقبت سنوار لی۔"

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے "ہیر وارث شاہ" کے تکمیل کے مقام ملکہ ہانس کا ذکر ان اشعار کے ذریعے کیا ہے۔

کھرل ہانس دا مُلک مشہور ملکا تھے شعر کیتا نال راس دے میں
پرکھ شعر دی آپ کرلین شاعر گھوڑا پھیریا وِچ نخاس دے میں

پڑھن گھبرو دیس وچ خوشیں ہو کے پھل بیجیا واسطے باس دے میں
وارث شاہ نہ عمل دی راس میتھے کراں مان نمانڑا کاس دے میں

"کھرل ہانس مشہور جگہ ہے جہاں ان اشعار کو میں نے ترتیب دیا ہے۔ اشعار کو شاعر خود پرکھ لیں گے میں نے اپنے فن کو اہل ادب کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ جب جوان اسے پڑھیں گے ان کے دل شاد ہوں گے اور میں نے خوشبودار پھول اسی لئے بویا ہے۔ وارث شاہ (رحمۃ اللہ علیہ)! میرے پاس کوئی عمل نہیں پھر میں عاجز کس بات پر فخر کروں۔"

معرفت کا خزانہ:

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے "ہیر وارث شاہ" میں صرف ہیر رانجھے کا عشقیہ قصہ ہی بیان نہیں کیا بلکہ اس میں معرفت کے کئی نکات کو بھی بیان کیا ہے اور اگر اس قصے کو بغور پڑھا جائے تو معرفت کے ان خزانوں کو پایا جا سکتا ہے۔

ہیر روح تے چاک قلبوت جانڑ بالناتھ ایہہ پیر بنایا ای
پنج پیر حواس ایہہ پنج تیرے جہاں تھاپنا تُدھ نوں لایا ای
قاضی حق جھبیل نیں عمل تیرے عیال منکر نکیر ٹھہرایا ای
کوٹھا گور عزرائیل ہے ایہہ کھیڑا جیہڑا الیندو ہی روح نوں دھایا ای
کیدو لنگا شیطان ملعون جانو جس نے وچ دیوان پھڑایا ای
سیّاں ہیر دیاں رن گھربار تیرا جہاں نال پیوند بنایا ای
وانگ ہیر دے بنھ لے جان تینوں کسے نال نہ ساتھ لدایا ای
جیہڑا بولدا ناطقہ ونجھلی ہے جس ہوش دا راگ سنایا ای

سہتی موت تے جسم ہے یار رانجھا انہاں دوہاں نے بھیڑ مچایا ای
شہوت بھابی تے بُھکھ ربیل باندی جہاں جنتوں مار کڈھایا ای
جوگی ہے عورت گُن پاڑ جس نے سبھ اَنگ بھبُوت رمایا ای
دنیا جان ایویں جویں جھنگ پیکے گور کالڑا باغ بنایا ای
ترنجن ایہہ بدعملیاں تیریاں نیں کڈھ قبر تھیں دوزخے پایا ای
اوہ میت ہے ماؤں دا شکم بندے جس وچ شب روز لنگھایا ای
عدلی راجہ ایہہ نیک نیں عمل تیرے جس ہیر ایمان دوایا ای
وارث شاہ میاں بیڑی پار کلمہ پاک زبان تے آیا ای

''ہیر کو روح جانو اور چاک دراصل تمہارا جسم ہے اور بالناتھ وہ ہے جس کو تم نے اپنا پیر بنایا۔ تمہارے پانچوں حواس حقیقت میں پانچ پیر ہیں اور ان کی بدولت تم یہاں پر ہو۔ قاضی کو حق کا ملاح جانو اور عیال کو منکر نکیر جانو۔ کوٹھا قبر کی مانند ہے اور کھیڑا ملک الموت ہے جو روح قبض کر کے چلا جاتا ہے۔ لنگڑا کیدو شیطان ملعون ہے جس نے دنیا میں تمہیں رسوا کیا۔ ہیر کی سہیلیاں، عورتیں اور گھر یہ سب وہ ہیں جن سے تمہارا تعلق قائم ہوا۔ ہیر کی طرح تمہیں بھی باندھ کر لے جایا جائے گا اور تمہارا کوئی معاون نہ ہوگا۔ تمہارے اندر کی آواز بانسری کی مانند ہے جو تمہیں ہوش کا راگ سناتی ہے۔ سہتی کو موت جانو اور رانجھے کو جسم جانو کہ دونوں نے ہی شور مچا رکھا ہے۔ بھابھی کو شہوت جانو اور ربیل باندی کو بھوک جانو جس نے تمہیں جنت سے رسوا کر کے نکالا۔ جوگی کو عورت خیال کرو

جو کان چھدوا کر تمہارے جسم کو خاک میں ملاتی ہے۔ دنیا کو جھنگ خیال کرو جو تمہارا میکہ ہے اور کالے باغ کو قبر خیال کرو۔ عورتوں کی محافل تمہارے وہ برے اعمال ہیں جن کی بدولت جب تم قبر سے نکالے جاؤ گے پھر دوزخ میں ڈالے جاؤ گے۔ ماں کا پیٹ مسجد ہے جہاں تم نے اپنے شب و روز بسر کئے۔ عدلی راجہ تمہارے نیک اعمال ہیں جن کی وجہ سے تمہیں ہیر کا ایمان ملا۔ وارث شاہ (رحمۃ اللہ علیہ) جب کلمہ حق زبان پر آ جائے تو بیڑا پار ہو جاتا ہے۔"

حکیم عبدالغفور نے "ہیر وارث شاہ" پر اپنا تبصرہ یوں کیا ہے۔

"ہیر وارث شاہ ایک عاشق اور اس کی محبوبہ کی داستان نہیں ہے بلکہ یہ جسم اور روح کی کہانی ہے جو انسان کی پیدائش سے اس کی موت تک کی کہانی ہے اور یہ اپنے پڑھنے والوں کے لئے نجات کا باعث بنے گی۔"

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے "ہیر وارث شاہ" میں تصوف کے موضوع کو اپنے کلام کا اہم جزو بنایا ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب تک راہِ حق کا طلبگار خود کو خاک میں نہ ملائے اور اپنے اندر موجود تکبر کو نہ مٹائے، حرص و بخل سے خود کو پاک نہ کرے اور صبر و تحمل کا مظاہرہ نہ کرے تب تک وہ تصوف کے اسرار و رموز سے آگاہ نہ ہوگا اور نہ ہی وہ صوفی کہلائے گا۔

ناؤں فقر دا بہت آسان لینا
کھرا کٹھن ہے جوگ کماونا وو

"فقر کا نام لینا تو بہت آسان ہے مگر فقیر بننا انتہائی جان

جوکھوں کا کام ہے۔"

گھوڑا صبر دا ذِکر دی واگ دے کے
نفس مارنا کم بھجنگیاں دا
چھڈ زراں تے حکم فقیر ہوون
ایہہ کم ہے ماہنوآں چنگیاں دا

"صبر کے گھوڑے کو ذکر کی لگام ڈالنی پڑتی ہے۔ اپنے نفس کو مارنا درویشوں کا ہی کام ہے۔ مال و دولت اور حکمرانی سب چھوڑ کر فقیر بننا پڑتا ہے۔ یہ کام انہی لوگوں کا ہے جو نیک والدین کی اولاد ہیں۔"

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اللہ عزوجل پر کامل یقین کرنے والے ہی راہِ خدا پر صحیح معنوں میں چلنے کے حقدار ہیں اور وہی لوگ بارگاہِ الٰہی میں مقبولین کے درجہ پر فائز ہوتے ہیں۔

جنہاں صدق یقین تحقیق کیتا
مقبول درگاہ اللہ دے وے
جنہاں اِک دا راہ درست کیتا
اُنہاں فکر اندیشڑے کاہ دے وے

"جنہوں نے صدقِ دل سے یقین کیا ہے پس وہی لوگ بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوں گے۔ جنہوں نے کسی کو صحیح سمت میں لگا دیا انہیں پھر کس بات کی فکر اور اندیشہ لاحق ہو سکتا ہے۔"

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے علم کو بغیر عمل کے بے کار قرار دیا ہے

اور حقیقت بھی یہی ہے کہ ایسے علم کا کچھ حاصل نہیں جس پر عمل نہ کیا جائے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کو اپنے ان اشعار کے ذریعے بیان کرتے ہیں۔

پڑھن علم تے عمل نہ کرن جیہڑے
وانگ ڈھولدے بول جو سکھنائیں

''وہ لوگ جو علم حاصل کریں مگر عمل نہ کریں ان کی مثال ڈھول بجانے کی سی ہے۔''

اللہ عزوجل نے نظامِ کائنات کے ایک مخصوص اوقات وضع کر رکھے ہیں اور ہر شے اپنی صفت کے مطابق اپنا وجود برقرار رکھی ہوئی ہے جیسے کہ انسان کو زمین پر اختیار دیا کہ وہ زمین پر رہائش پذیر ہو اور اس میں موجود قدرت کی عطا کردہ نعمتوں سے مستفیض ہو۔ چاند اپنے مدار میں گردش کرتا ہے اور اس کی رفتار متعین ہے۔ زمین گردش میں ہے سورج کے نکلنے اور غروب ہونے کا وقت متعین ہے، مچھلیاں پانی میں تیرتی ہیں اور خشکی پر ان کی موت واقع ہو جاتی ہے، پرندے ہوا میں اڑتے ہیں وغیرہ وغیرہ اور نظامِ قدرت کی یہ خوبصورتی ازل سے برقرار ہے اور تخلیق کائنات کے ساتھ ہی اللہ عزوجل نے ایک میکنزم کے ذریعے ہر شے کو دوسری شے سے منسلک کر دیا مگر انسان چونکہ اشرف المخلوقات ہے لہٰذا اسے یہ اختیار دیا گیا کہ وہ چاہے تو نیکی کی جانب مائل ہو چاہے تو برائی کی جانب مائل ہو اور ایک مقررہ مدت تک اس زمین پر رہے گا پھر جب اس کی موت ہو گی تو وہ اپنے اعمال کا جوابدہ ہو گا۔

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے مسئلہ تقدیر کو بھی ''ہیر وارث شاہ'' کی زینت بنایا ہے اور اس مسئلہ کو اس خوبی سے بیان کیا ہے کہ یہ مسئلہ بخوبی ہر ایک کے اذہان میں سما جائے۔

رضا اللہ دی حکم قطعی جانو

قطب کوہ کعبہ معمول ناہیں

"اللہ کی رضا اور اس کے حکم کو حرفِ آخر جان لو کہ سب کچھ

اللہ عزوجل کی مرضی سے وقوع پذیر ہوتا ہے۔"

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے دنیا اور دنیاوی آسائشوں کی بھی بھرپور مذمت فرمائی ہے اور اس بات سے آگاہ کیا ہے کہ یہ دنیا ایک عارضی قیام گاہ ہے اور یہاں کی ہر شے فنا ہونے والی ہے لہٰذا دنیا سے دل لگانے کی بجائے اللہ عزوجل سے دل لگایا جائے اور ہر وقت فکر و یادِ الٰہی میں مشغول رہا جائے۔

بھاویں تخت بہے بھاویں زمیں سووے

آخر خاک دیوچہ رلیونا ئیں

وارث شاہ میاں انت خاک ہونا

لکھ آبِ حیات جے پیونا ئیں

"خواہ تو تخت پر بیٹھ جائے خواہ تو زمین پر سوئے بالآخر ایک دن تجھے خاک میں مل جانا ہے۔ وارث شاہ (رحمۃ اللہ علیہ)! انجام خاک میں ملنا ہی ہے چاہے لاکھوں مرتبہ آبِ حیات پی لیا جائے۔"

پیر کی خصوصیات:

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جب تک کسی پیر کی بیعت نہ کی جائے راہِ حق کا طلبگار اپنی منزل کو نہیں پا سکتا۔ پیر کی بیعت کے بغیر اللہ عزوجل کو پالینا محال ہے اور جب پیر کی بیعت کر لی جائے تو پھر اس کی خدمت کو

اپنا شعار بنا لے کہ پیر کی خدمت اور اس کی صحبت کے ذریعے ہی وہ بارگاہِ الٰہی تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔

رہبر ڈھونڈ کے پکڑنا فرض ہویا
بناں ہادیاں تم نہ ہون جھیڑے
بندہ پُر تقصیر گناہ بھریا
شافع حشر نوں باجھ رسول کیہڑے

"رہبر کی تلاش کرنے کے بعد اس کے دامن سے وابستہ ہونا لازم ہے اور رہبر کے بغیر کبھی مشکل دور نہیں ہو سکتی۔ بندہ گناہوں اور خطاؤں سے بھرا ہوتا ہے اور حضور نبی کریم ﷺ کے سوا بروزِ حشر کون شفاعت کرے گا۔"

حضرت سیّد وارث شاہ علیہ الرحمۃ کے نزدیک پیر کا کامل ہونا لازم ہے اور کامل پیر ہی اپنے مرید کا بیڑا پار لگا سکتا ہے اور کامل پیر کی صحبت میں رہ کر ہی تمام گناہ اور خطائیں معاف ہو سکتی ہیں۔

وارث شاہ میاں پیراں کاملاں نے
کر چھڈی ہے نیک تدبیر تیری

"وارث شاہ (علیہ الرحمۃ)! کامل پیروں کی بدولت تیری تدبیر عمدہ ہو گئی ہے۔"

حضرت سیّد وارث شاہ علیہ الرحمۃ نے "ہیر وارث شاہ" میں جعلی پیروں کی بھی مذمت کی ہے اور ان کو اللہ عزوجل سے دوری کی وجہ قرار دیا ہے۔ جعلی پیروں کا تعلق چونکہ خود ذاتِ الٰہی سے نہیں ہوتا لہٰذا وہ لوگوں کو بھی ذاتِ الٰہی سے دور کر دیتے ہیں۔ آپ علیہ الرحمۃ نے جعلی پیروں کی نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا۔

سیّد شیخ نوں پیر نہ جانناں ایں عمل کرے، جے اوہ چنڈال دے جی
ہوء چوہڑا ترک حرام مسلم، مسلمان سبھ اوس دے نال دے جی
دولتمند دیوث دی ترک صحبت، مگر لگئے نیک کنگال دے جی
کوئی ٹھیکرا لعل نہ ہو جاندا، جے پرودیئے نال اوہ لعل دے جی

''کسی سیّد اور شیخ کو ہرگز پیر خیال نہ کرنا جو خلافِ شریعت عمل کرتے ہوں۔ اگر کوئی جمعدار ہو اور حرام چھوڑ کر مسلمان ہو جائے تو وہ تمام مسلمانوں کی مانند ہو گا۔ دولت مندوں کی صحبت کو ترک کر دو اور کسی نیک فقیر کی صحبت اختیار کر لو۔ اگر کسی ٹھیکرے کو لعل کے ساتھ پرو دیا جائے تو وہ ہرگز لعل نہیں بن جاتا۔''

عجز و انکساری کا اظہار:

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ''ہیر وارث شاہ'' کے اختتامی اشعار میں اپنی عاجزی اور اپنی ناقصی کا اعتراف کیا ہے اور یہ کسی بھی ولی اللہ کی صفت ہے کہ وہ خود کو عاجز جانتا ہے اور اللہ عزوجل کو بزرگ و برتر تسلیم کرتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

افسوس مینوں اپنی ناقصی دا گنہگاراں نوں حشر دے صُور دا اے
لنہاں موتاں خوف ایمان دا ہے اتے حاجیاں بیت معمور دا اے
صوبہ دار نوں طلب سپاہ دی دا اتے چاکراں کاٹ قصور دا اے
سارے ملک پنجاب خراب وِچوں سانوں وڈا افسوس قصور دا اے
سانوں شرم حیا دا خوف رہندا جویں موسیٰ نوں خوف کوہِ طور دا اے

انہاں غازیاں کرم بہشت ہووے تے شہیداں نوں وعدہ حور دا اے
ایویں باہروں شان، خراب وِچوں جویں ڈھول سہاونا دور دا اے
وارث شاہ وسنیک جنڈیالڑے دا شاگرد مخدوم قصور دا اے
رب آبرو نال ایمان بخشے سانوں آسرا فضل غفور دا اے
وارث شاہ نہ عمل دے ٹانک میتھے آپ بخش لقا حضور دا اے
وارث شاہ ہووے روشن نام تیرا کرم ہووے جے رب شکور دا اے
وارث شاہ تے جُملیاں موماں نوں حصہ بخشا اپنے نور دا اے

"مجھے خود کے ناقص ہونے کا افسوس ہے جیسے گنہگار حشر کے دن پھونکے جانے والے صور پر افسوس کریں گے۔ مومنوں کو اپنے ایمان کے جانے کا خوف لاحق ہوتا ہے اور حاجیوں کو بیت المعمور سے جدائی کا غم لاحق ہوتا ہے۔ صوبیدار کو سپاہیوں کی ضرورت ہوتی ہے اور ملازمین کو اپنی تنخواہ کے کٹنے کا خوف ہوتا ہے۔ مجھے پورے پنجاب میں سب سے زیادہ دکھ قصور کا ہے۔ مجھے ہر وقت شرم و حیاء کا خوف ہوتا ہے جیسے موسیٰ علیہ السلام کو کوہِ طور کا خوف تھا۔ غازیوں کے لئے جنت میں انعام ہے اور شہداء کے لئے حوروں کا وعدہ کیا گیا ہے۔ عمدہ شان و شوکت والے بد باطن ہوتے ہیں جیسے دور کے ڈھول سہانے ہوتے ہیں۔ وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ جنڈیالہ کا رہنے والا ہے اور مخدوم قصور کا شاگرد ہے۔ اللہ عزوجل عزت اور ایمان کی دولت عطا فرمائے اور ہمارے پاس اسی غفور کے فضل کا سہارا ہے۔ وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ! میرے پاس کوئی عمل نہیں اور اس

کے لئے حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت سب کچھ ہے۔

وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ! تیرا نام دنیا میں اسی وقت روشن ہوسکتا ہے

جب رب شکور کا تجھ پر خاص کرم ہو۔ وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ! وہ

تمام جملہ مومنوں کو اپنے نور میں سے حصہ عطا فرما دے۔''

سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے کئی کتب تحریر کی ہیں مگر جو شہرت ''ہیر وارث شاہ'' کو ملی وہ کسی اور کتاب کو نہ مل سکی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دیگر کتب کے متعلق ذیل میں مختصراً بیان کیا جا رہا ہے۔

شرح قصیدہ بردہ شریف:

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے قصیدہ بردہ شریف کی شرح تحریر کی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ تصنیف ۱۱۵۲ھ میں مکمل ہوئی اور اس کے قریباً سو صفحات ہیں۔

سسی وارث شاہ:

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے سسی پنوں کے مشہور قصے کو بھی ''سسی وارث شاہ'' کے نام سے منظوم کیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اس تصنیف کا ذکر ڈاکٹر موہن سنگھ نے اپنی مرتب ''ہیر'' میں کیا ہے۔

باراں ماہ:

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ''باراں ماہ'' کے نام سے ایک کتاب تصنیف کی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اس تصنیف کا ذکر ملک خالد پرویز نے اپنی تصنیف ''ذکر وارث شاہ'' میں کیا ہے۔

سی حرفی:

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ''سی حرفیاں'' کے نام سے کچھ کافیاں لکھی ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ان کافیوں کو پنڈت کالید نے ''سخن فقیراں'' میں نقل کیا ہے۔

دوہڑے:

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے دوہڑے بھی کہے ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ان دوہڑوں کو چوہدری محمد افضل خاں نے ''پنج دریا'' میں نقل کیا ہے۔

عبرت نامہ:

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ''عبرت نامہ'' کا ذکر چوہدری محمد افضل خاں نے کیا ہے اور انہوں نے ذیل کے اشعار بھی بطورِ نمونہ بیان کئے ہیں۔

اِک روز جہاں تھیں جانا ہے ، وِچ قبر اندھاری پانا ہے
تیرا گوشت کیڑیاں کھانا ہے ، اے عاقل تینوں سار نہیں
اے جاگ کُوڑے کیوں سُتی ہیں ، اس نیندر غفلت لُٹی ہیں
توں تاہیں کھری وُگتی ہیں ، ایہہ سونا تیں درکار نہیں

معراج نامہ:

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے ایک کتاب ''معراج نامہ'' بھی منسوب ہے اور اس کتاب کا ذکر میاں ہدایت اللہ نے اپنی مرتب ''ہیر'' میں کیا ہے۔

نصیحت نامہ:

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی ایک تصنیف ''نصیحت نامہ'' ہے اور اس کا ذکر ڈاکٹر فقیر محمد فقیر نے اپنی مرتب ''ہیر'' میں کیا اور ذیل کے اشعار کو بطورِ نمونہ بھی بیان کیا ہے۔

اللہ باقی عالم فانی
سرورِ عالم یار حقانی
چھوڑ گئے فرقان نشانی
باغ رہیا گلزادی دا

چوہڑیٹڑی نامہ:

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے ایک کتاب ''چوہڑیٹڑی نامہ'' بھی منسوب ہے اور اس کا ذکر چوہدری محمد افضل خاں نے اپنی مرتب ''ہیر'' میں کیا ہے اور شیخ عقیل نے ''پنجاب رنگ'' میں اس کا ذکر کیا ہے اور اس کی تصدیق ڈاکٹر فقیر محمد فقیر نے بھی اپنی مرتب ''ہیر'' میں کی ہے۔

اشتر نامہ:

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی ایک تصنیف ''اشتر نامہ'' ہے اور میاں پیر دِتا نے اپنی مرتب ''ہیر'' میں اسے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر قرار دیا ہے۔

وصال

حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے کب وصال پایا اس کے متعلق بھی مؤرخین میں اختلاف پایا جاتا ہے اور جس طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حالات و واقعات

پر کوئی مفصل کتاب نہیں ملتی اسی طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سن وصال کے متعلق بھی مؤرخین کی متعدد آراء ہیں اور اس ضمن میں متعدد روایات بیان کی جاتی ہیں۔

موہن سنگھ نے اپنی مرتب "ہیر" میں حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا سن وصال ۱۱۹۹ھ بمطابق ۱۷۸۴ء بیان کیا ہے۔

سیّد سبط اللہ ضیغم اپنی تحقیق میں حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۱۲۰۶ھ بمطابق ۱۷۹۲ء میں ہوا۔

مولوی محمد داؤد اپنی تحقیق میں لکھتے ہیں کہ حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۱۷۱ھ بمطابق ۱۷۵۷ء میں اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔

حمید اللہ ہاشمی نے اپنی مرتب "ہیر" میں حضرت سیّد وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے سن وصال کے متعلق لکھا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۸۴ھ بمطابق ۱۷۷۰ء کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔

O---O---O
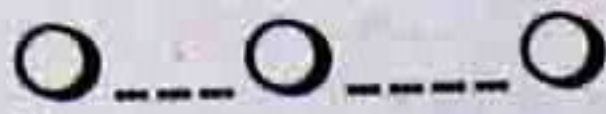
اوّل حمد خدا دا وِرد کیجے
عشق کیتا سُو جگ دا مُول میاں

پہلے آپ ہے رب نے عشق کیتا
معشوق ہے نبی رسول ﷺ میاں

عشق پیر فقیر دا مرتبہ اے
مرد عشق دا بھلا رنجول میاں

کھلے تنہاں دے باب قلوب اندر
جنہاں کیتا ہے عشق قبول میاں

☆☆☆

دوئی نعت رسول مقبول ﷺ والی
جیں دے حق نزول لولاک کیتا

خاکی آکھ کے مرتبہ بدا دِتا
سبھ خلق دے عیب تھیں پاک کیتا

سرور ہوئے کے اولیاں انبیاں دا
اَگے حق دے آپ نوں خاک کیتا

کرے اُمتی اُمتی روزِ محشر
خوشی چھڈ کے جیو غمناک کیتا

☆☆☆

چارے یار رسول دے چار گوہر سبھا
اِک تھیں اِک چڑھندڑے نیں

ابوبکرؓ تے عمرؓ ، عثمانؓ ، علیؓ
آپو اپنے گنیں سوہندڑے نیں

جنہاں صدق یقین تحقیق کیتا
راہ رب دے سِیس وکندڑے نیں

ذوق چھڈ کے جنہاں نے زہد کیتا
واہ واہ اوہ رب دے بندڑے نیں

☆☆☆

مدح پیر دی حُب دے نال کیجے
جیں دے خادماں دے وِچ پیر یاں نی

باجھ ایس جناب دے پار ناہیں
لکھ ڈھونڈدے پھرن فقیریاں نی

جیہڑے پیر دی مہر منظور ہوئے
گھر تنہاں دے پیریاں میریاں نی

روزِ حشر دے پیر دے طالباں نوں
ہتھ سجّوے ملن گیاں چیریاں نی

☆☆☆

مودود دا لاڈلا پیر چشتی
شکر گنج مسعود بھرپور ہے جی

خاندان وِچ چشت دے کاملیت
شہر فقر دا پٹن معمور ہے جی

باہیاں قطباں وِچ ہے پیر کامل
جیں دی عاجزی زہد منظور ہے جی

شکر گنج نے آن مقام کیتا
دُکھ درد پنجاب دا دُور ہے جی

☆☆☆

یاراں اُساں نُوں آن سوال کیتا عشق ہیر دا نواں بنائیے جی
ایس پریم دی جھوک دا سَبھ قصہ ڈھب سوہنے سنائیے جی

نال عجب بہار دے شعر کر کے، رانجھے ہیر دا میل ملائیے جی
یاراں نال مجالساں وِچ بہہ کے مزا ہیر دے عشق دا پائیے جی

حکم من کے سجناں پیاریاں دا قصہ عجب بہار دا جوڑیا اے
فقرہ جوڑ کے خوب درست کیتا نواں پھُل گلاب دا توڑیا اے

بہت جیو دے وِچ تدبیر کر کے، فرہاد پہاڑ نُوں پھوڑیا اے
سبھا وِین کے زیب بنا دِتا جیہا عطر گلاب نچوڑیا اے

☆☆☆

اِک تخت ہزاریوں گل کیجے جتھے رانجھیاں رَنگ مچایا اے
چھیل گھبرو، مست اربیلوے نیں، سندر اِک تھیں اِک سَوایا اے

والے، کوکلے، مُندرے، مُجھ، لُنگی، نَواں ٹھاٹھ تے ٹھاٹھ چڑھایا اے
کیہی صفت ہزارے دی آکھ سکاں گویا بہشت زمین تے آیا اے

موجو چودھری پنڈ دی پانڈ والا چنگا بھائیاں دا سردار آہا
اَٹھ پُتر دو بیٹیاں تِس دیاں سن وڈا درب تے مال پروار آہا

بھلی بھائیاں وِچ پرتیت اُس دی، مَنیا چوترے اتے سرکار آہا
وارث شاہ ایہہ قدرتاں رب دیاں نیں دھیدو نال اُس بہت پیار آہا

باپ کرے پیار تے وِیر بھائی، ڈر باپ دے تھیں پئے سنگدے نیں
گجھے میہنے مار کے سَپ وانگوں اُس دے کالجے نوں پئے ڈنگدے نیں

کوئی وَس نہ چلنیں کڈھ چھڈن دیندے میہنے رنگ برنگ دے نیں
وارث شاہ ایہہ غرض ہے بہت پیاری، ہور ساک نہ سین نہ انگ دے نیں

تقدیر سیتی موجوحق ہویا ، بھائی رانجھے دے نال کھیڑ دے نیں
کھائیں رج کے گھوردا پھریں رناں کڈھ رِکتاں دھید وئوں چھیڑ دے نیں

نت بجرا گھاء کلیجڑے دا گلاں ترکھیاں نال اُچیڑ دے نیں
بھائی بھابیاں وَیر دیاں کرن گلاں ایہا جھنجھٹ نت سہیڑ دے نیں

حضرت قاضی تے پَینچ سَدا سارے بھائیاں زمیں نُوں کچھ پوائی آہی
وَڈھی دے کے بھوئیں دے بنے وارث بنجر زمیں رنجھیٹے نُوں آیا آہی

کچھاں مار شریک مذاق کر دے بھائیاں رانجھے دے باب بنائی آہی
گل بھابیاں ایہی بنا چھڈی ، مگر جٹ دِے پھکوی لائی آہی

پِنڈا چت کے آرسی نال ویکھن ، تنہاں واہن کیہا ہل واہنا اے
پِنڈا پاک کے چوپڑے پٹے جھاں ، کسے رَن کیہہ اونہاں تھوں چاہنا اے

ہُنے بھوئیں دے جھگڑے کرے مُنڈا ایس توڑ نہ مُول نباہنا اے
ویہنیں وَنجھلی واہے تے رات گاوے ، کوئی روز دا ایہہ پراہنا اے

رانجھا جوترا واہ کے تھک رہیا لاہ اَرلیاں چھاؤں نُوں آوندا اے
بھتّا آن کے بھابی نے کول دَھریا حال اپنا رو وکھاوندا اے

چھالے پئے تے ہتھ تے پیر پھُٹّے سانُوں واہی دا کم نہ بھاوندا اے
وارث شاہ جیوں لاڈلا باپ دا سی اتے کھرا پیارڑا ماؤں دا اے

رانجھا آکھدا بھابیو وَیر نونی ، تُساں بھائیاں نالوں وچھوڑیا جے
خوشی روح نُوں بہت دِلگیر کیتا ، تُساں پھُل گلاب دا توڑیا جے

سَکّے بھائیاں نالوں وچھوڑ مینوں ، کنڈا وِچ کلیجے پوڑیا جے
بھائی جگر تے جان ساں اسیں ، اَٹھے وکھو وکھ کر چاء نکھوڑیا جے

نال وَیر دے رِکتاں چھیڑ بھابی ، سانوں میہنا ہور چھوڑیا جے
جدوں صفاں ہوٹرن گیاں طرف جنت ، وارث شاہ دی واگ نہ موڑیا جے

کریں آکڑاں کھاء کے دُودھ چاول ایہہ رَج کے کھان دِیاں مستیاں نیں
آکھن دیورے نال نہال ہوئیاں سانوں سب شریکنیاں ہسدیاں نیں

ایہہ رانجھے دے نال ہین گھیو شکر پر جیو دا بھیت نہ وسدیاں نیں
رنّاں ڈِگدیاں ویکھ کے چھیل مُنڈا اجویں شہد وِچ مکھیاں پھسدیاں نیں

اِک تُوں کلنک ہیں اَساں لگا ، ہور سبھ سُکھالیاں وسدیاں نیں
گھروں نکل سَیّں تے پیا مریں بھکھا، وارث بھُل جاون خرمستیاں نیں

تُساں چھترے مرد بنا دِتے سپ رُوسیاں دے کرو ڈاریو نی
راجے بھوج دے مُکھ لگام دے کے چڑھ دوڑیاں ہوتُوں نے ہاریو نی

کیرو پانڈواں دی صفا گال سُٹی ذرا گل دے نال ہریاریو نی
راون لنک لٹاء کے گرد ہویا کارن تُساں دے ہی ہتیاریو نی

بھابی آکھدی گُنڈیا مُنڈیا وے اَساں نال کیہ رِکتاں چایاں نی
اَتی جیٹھ تے جھاں دے فتو دیور ڈُب موئیاں اوہ بھرجائیاں نی

گھر وگھری وچار دے لوک سارے ساتوں کہیاں پھاہیاں پائیاں نی
تیری گل نہ بنے گی نال ساڈے پرنا لیا سیالاں دیاں جائیاں نی

موہنہ بُرا وَسیندڑا بھابۓ نی سڑے ہوئے پتنگ کیوں ساڑنی ہیں
تیرے گوچرا کم کیہ پیا ساڈا سانوں بولیاں نال کیوں مارنی ہیں

اُتے چاڑھ کے پوڑیاں لاہ لیندی کیہے کلادے محل اُسارنی ہیں
اَساں نال کیہ معاملہ پیا تینوں اے پریکیاں وَتوں گوارنی ہیں

سِدّھا ہوءِ کے روٹیاں کھا بَتّا بھوآں کاسنوں اینڈیاں چائیاں نی
تیری پنگھٹاں دے اُتے پیوپئی دُھماں ترنجناں دے وِچ پائیاں نی

گھربار وَسار کے خوار ہوئیاں جھوکاں پریم دیاں جھاں نُوں لائیاں نی
زُلفاں گُنڈھیاں کالیاں ہُونک منگو جھوکاں ہِک تے آن بہائیاں نی
وارث شاہ ایہہ جھاں دے چن دیور گھول گھتیاں سَے بھرجائیاں نی

اَنکھیلیا اَہل دیوانیا وے ٹُھکاں موڑھیاں دے اُتوں سَٹنا ئیں
چیرا بَنھ کے بھنوے وال چوپڑ وِچ ترنجناں پھیریاں گھتنا ئیں

روٹی کھاندیاں لُون جے پوے تھوڑا چا انگنے وِچ پلٹنا ئیں
کم کریں ناہیں ، بچھا کھائیں پہنیں جڑ اپنی آپ توں پٹنا ئیں

بھُل گئے ہاں وڑے ہاں آن وہڑے سانوں بخش لے ڈاریئے واسطہ ای
ہتھوں تیریوں دیس میں چھڈ جاساں رکھ گھر ہنسیاریئے واسطہ ای

دینہہ رات توں ظلم تے لک بدھا مڑیں رُوپ سنگھاریئے واسطہ ای
نال حسن دے بھریں گمان لدھی سمجھ مست ہنکاریئے واسطہ ای
وارث شاہ نوں مار نہ بھاگ بھریئے انی مَنس دیئے پیاریئے واسطہ ای

ساڈا حسن پسند نہ لیاو نائیں جا ، ہیر سیال وِواہ لیاویں
واہ وَنجھلی پریم دی گھت جالی کائی نڈھی سیالاں دی پھاہ لیاویں

تیں تھے وَل ہے رَناں وَلاوَنے دا رانی کوکلاں محل توں لاہ لیاویں
دینہہ بوہیوں کڈھنی ملے ناہیں راتیں کندھ پچھواڑیوں ڈھاہ لیاویں
وارث شاہ نوں نال لے جاء کے تے جیہڑا داوَ لگے سوائی لا لیاویں

نڈھی سیالاں دی ویاہ کے لیاوساں میں کرو بولیاں اتے ٹھٹھولیاں نی
بہے گھت پیڑھا وانگ مہریاں دے ہوون تُساں جیہاں اَگے گولیاں نی
مجھو واہ وِچ بوڑیئے بھابیاں نوں ہوون تُساں جیہاں بڑبولیاں نی

بس کرو بھابی اَسیں رَج رہے بھردتیاں جے سانوں جھولیاں نی
کیہا بھیڑ مچایوئی لُچیاوے متھا ڈاہیو اِی سوکناں وانگ کیہا

جا بجرا کام گوانا ہیں ہو جاسیا جو بنا پھیر بہیا
رانجھے کھا غصہ سر دھول ماری ، کیہی چنبڑی اُن نُوں وانگ لیہا

تسیں دیس رکھو اَسیں چھڈ چلے لاہ جھگڑا بھابیے گل ایہا
ہتھ پکڑ کے جُتیاں مار بُکل رانجھا ہو ٹُریا وارث شاہ جیہا

خبر بھائیاں نوں لوکاں جا دِتی دھیدو رُس ہزاریوں چلیا جے
ہل واہنا اوس توں ہوئے ناہیں مار بولیاں بھابیاں سَلیا جے

پکڑ راہ ٹُریا ہنجھو نین رودن جویں ندی دا نیر اُچھلیا جے
اَگوں ویر دے واسطے بھائیاں نے اَدھواٹیوں راہ جا مَلیا جے

رُوح چھڈ کلبوت جیوں وداع ہوندا تویں ایہہ درویش سدھاریا ای
اَن پانی ہزارے دا قسم کر کے قصد جھنگ سیال چتاریا ای

کیتا رزق تے آب اُداس رانجھا چلو چلی جیو پکاریا ای
کچھے ونجھلی مار کے رواں ہویا وارث وطن تے دیس وِساریا ای

آکھ رانجھیا بھاء کیہ بنی تیرے دیس اپنا چھڈ سدھار ناہیں
ویرا امبڑی جایا جا ناہیں سانوں نال فراق دے مار ناہیں

ایہہ باندیاں تے اَسیں ویر تیرے کوئی ہور وچار ناہیں
بخش ایہہ گناہ توں بھابیاں نوں کون جمیا جو گناہ گار ناہیں

بھائیاں باجھ نہ مجلساں سوہندیاں نی اتے بھائیاں باجھ بہار ناہیں
بھائی مرن تے پوندیاں بھج بانہاں بناں بھائیاں پَر ہے پرِوار ناہیں

لکھ اوٹ ہے کول وسیندیاں دی بھائیاں گیاں جیڈی کوئی ہار ناہیں
بھائی ڈھاوندے بھائی اُسار دے نیں بھائیاں باجھ بانہاں بیلی یار ناہیں

طالع منداں دِیاں لکھ خوشامداں نے تے غریب دا کوئی بھی یار ناہیں
ایکل باہیاں نوں لوک مار دے نے بانہاں وَالیاں نوں کوئی سار ناہیں
وارث شاہ میاں بناں بھائیاں دے سانوں جیونا ذرا درکار ناہیں

رانجھے آکھیا اُٹھیا رزق میرا میتھوں بھائیو تُسی کیہ منگدے ہو
سانبھ لیا جے باپ دا مِلکھ، سارا تسیں ساک نہ سین نہ اُنگ دے ہو

وَس لگے تاں منصور وانگوں، مینوں چاء سُولی اُتے ٹنگدے ہو
وِچوں خوشی ہواساں ذرے نکلنے تے موہوں آکھدے گل کیوں سنگدے ہو

بھرجائیاں آکھیا رانجھیا وے اَسیں باندیاں تیریاں مُنیّاں ہاں
ناؤں لیناہیں جدوں توں جاونے دا اَسیں ہنجھروں رَت دیاں رُنیاں ہاں

جان مال قربان ہے تُدھ اُتوں اَتے آپ بھی چوکھنے ہُنیاں ہاں
سانوں صبر قرار نہ آوندا ہے جس ویلڑے تیتھوں وُچھنیاں ہاں

بھابی رِزق اُداس جاں ہوٹریاں ہُن کاہ نوں گھیر کے ٹھگدیاں ہو
پہلے ساڑ کے جیو نمانڑے دا پچھوں بھلیّاں لاونے لگدیاں ہو

بھائی ساک سَن سوتُساں وَکھ کیتے تُسیں ساک کیہ ساڈیاں لگدیاں ہو
اَسیں کُجڑے رُوپ کروپ والے تُسی جو بنے دیاں نیں وگدیاں ہو

اَساں آب تے طعام حرام کیتا تُسی ٹھگیاں سارڑے جگ دیاں ہو
وارث شاہ اکلڑے کیہ کرنا تُسی ست اکٹھیاں وَگدیاں ہو

واہ لا رہے بھائی بھابیاں بھی رانجھا رُٹھ ہزاریوں دھایا اے
بھکھ ننگ نوں جھاک کے پندھ کر کے راتیں وِچ مسیت دے چھایا اے
ہَتھ ونجھلی پکڑ کے رات اَدھی رانجھے مزا بھی خوب بنایا اے

رَن مرد نہ پنڈ وِچ رہیا کوئی سبھا گرد مسیت سدایا اے
وارث شاہ میاں پنڈ جھگڑیاں دی پچھوں مُلّاں مسیت دا آیا اے

☆☆☆

مسجد بیت العتیق مثال آہی خانہ کعبیوں ڈول اُتاریا نیں
گویا اقصیٰ دے نال دی بھین دُوئی شاید صندلی نُور اُساریا نیں

پڑھن فاضل درس درویش مفتی خوب کڈھ الھان پرکاریا نیں
تعلیل میزان تے صرف بہائی صرف میر بھی یاد پُکاریا نیں

قاضی قُطب تے کنز انواع باراں مسعودیاں جلد سواریا نیں
خانی نال مجموعہ سلطانیاں دے اُتے حیرت الفقہ نواریا نیں

فتاوٰی برہنہ منظوم شاہاں نال زُبدیاں حفظ قراریا نیں
معارج النبوت خلاصیاں توں روضہ نال اخلاص پیاریا نیں

زرادیاں دے نال شرح مُلّاَ زنجانیاں نحو نتاریا نیں
کرن حفظ قرآن، تفسیر دوراں غیر شرع نوں دُریاں ماریا نیں

☆☆☆

اِک نظم دے درس ہر کرن پڑھدے نامِ حق اتے خالق باریاں نیں
گلستاں بوستاں نال بہار دانش طوطی نامہ تے رازق باریاں نیں
منشأت نصاب تے ابوالفضلاں شاہنامیوں واحد باریاں نیں
قِران السعدین دیوان حافظ شیریں خسرواں لِکھ سواریاں نیں

قلم دان دفتیں دوات پٹّی نانوے ایملی ویکھدے لڑکیاں دے
لکھن نال مسودے سیاق خسرے سیاہے اوارجے لکھدے ورقیاں دے
اِک غُل کے عین داغین واچن مُلّاں جند کڈھے نال کڑکیاں دے
اِک آوندے شوق جُودان لے کے وِچ مکتباں دے نال تڑکیاں دے

مُلّاں آکھیا چُونیاں ویکھدیاں اِی غیر شرع توں کون ہیں دُور ہو اوئے
ایتھے لُچیاں دی کائی جا ناہیں پٹے دُور کر حق منظور ہو اوئے
انا الحق کہا نہ کبر کر کے اوڑک مریں گا وانگ منصور ہو اوئے
وارث شاہ نہ ہنگ دی باس چُھپدی بھانویں رکھی وِچ کافور ہو اوئے

☆☆☆

داڑھی شیخ دی عمل شیطان والے
کیہا رانیو جاندیاں راہیاں نوں

اَگے کڈھ قرآن تے بہیں منبر
کیہا اَڈیو مکردیاں پھاہیاں نوں

ایس پلیت تے پاک دا کرو واقف
اَسیں جانیے شرع گواہیاں نوں

جیہڑے تھاؤں ناپاک دے وِچ وڑیوں
شکر رب دیاں بے پرواہیاں نوں

وارث شاہ وِچ حجریاں فعل کر دے
مُلّاں جو ترے لاونڈے واہیاں نوں

☆☆☆

گھر رَب دے مسجداں ہُندیاں نیں
ایتھے غیر شرع ناہیں واڑیئے اوئے

کتا اتے فقیر پلیت ہووے
نال دُرّیاں بنھ ماریئے اوئے

تارک ہو صلوٰۃ دا پئے رکھے
لباں والیاں مار پچھاڑیئے اوئے

نیواں کپڑا ہووے تاں پار سیئے
لباں ہون دراز تاں ساڑیئے اوئے

جیہڑا فقہ اصول دا نہیں واقف
اوہنوں چا سولی اُتے چاڑیئے اوئے

وارث شاہ خدا دیاں دشمناں نوں
دُوروں کتیاں وانگ دھرکاریئے اوئے

☆☆☆

اَساں فقہ اصول نوں صحیح کیتا
غیر شرع مردود نوں مارنے آں

...

اَساں دسنے کم عبادتاں دے
پل صراط توں پار اتارنے آں

فرض سنتاں واجباں نفل وِتراں
نال جائزاں سچ نتارنے آں

وارث شاہ جماعت دے تارکاں نوں
تازیانیاں دُرّیاں مارنے آں

☆☆☆

ہیر کا حسن

کہی ہیر دی کرے تعریف شاعر
متھے چمکدا حسن مہتاب دا جی

خونی چُنڈیاں رات جیوں چن دوالے
سُرخ رنگ جیوں رنگ شہاب دا جی

نین نرگسی مِرگ مموٹڑے دے
گلہاں ٹہکیاں پھُل گلاب دا جی

بھواں وانگ کمان لاہور وِسن
کوئی حُسن نہ اَنت حساب دا جی

سرمہ نیناں دی دھار وِچ پھب رہیا
چڑھیا ہند تے کٹک پنجاب دا جی

کُھلی ترنجاں وِچ لٹکدی ہے
ہاتھی مست جیوں پھرے نواب دا جی

چہرے سوہنے تے خال خط بندے
خوش خط جیوں حرف کتاب دا جی

جیہڑے دیکھنے دے رنجھوان آہے
وڈا ولِحدہ تنہاں دے باب دا جی

چلو لیلۃ القدر دی کرو زیارت
وارث شاہ ایہہ کم ثواب دا جی

ہونٹھ سرخ یاقوت جیوں لعل چمکن
ٹھوڈی سیب ولایتی سار وِچوں

نک الف حسینی دا پیپلا سی
زلف ناگ خزانے دی بار وِچوں

دند چنبے دی لڑی کہ ہنس موتی
دانے نکلے حُسن انار وِچوں

لکھی چین کشمیر تصویر جٹی
قد سرو بہشت گلزار وِچوں

گردن کونج دی انگلاں رُوانہہ پھلیاں
ہتھ گولڑے برگ چنار وِچوں

باہاں ویلنے ویلیاں گُنھ مکھن
چھاتی سنگ مرمر گنگ دھار وِچوں

چھاتی ٹھاٹھ دی اُبھری پٹ کھینو
سیو بلخ دے چُنے انبار وِچوں

دُھنی بہشت دے حوض دا مشک قُبہ
پیڈو مخملی خاص سرکار وِچوں

کافور شاہ سیریں بانکے
ساق حُسن و ستون پہاڑ وِچوں

سرخی ہوٹھاں دی لوڑھ دندا سڑے
داخوجے کھتری قتل بازار وِچوں

شاہ پری دی بھین پنج پھول
رانی گجھی رہے نہ ہیر ہزار وِچوں

سیاں نال لٹکدی مان متی
جیویں ہرنیاں تٹھیاں بار وِچوں

پرادھ تے اودھ دلت مصری
چمک نکلے میان دی دھار وِچوں

پھر لے چنکدی چاؤ دے نال جٹی
چڑھیا غضب دا کٹک قندھار وِچوں

لنک باغ دی پری کہ اِندرانی
حور نکلی چند دی دھار وِچوں

پتلی پیکھنے دی نقش روم والے
لدھا پُرے نے چند اجاڑ وِچوں

ینویں سرکدی آوندی لوڑھ لٹی
جیویں کونج ترنگلی ڈار وِچوں

متھے آن لگن جھڑے بھور عاشق
نکل جان تلوار دی دھار وِچوں

عشق بولدا نڈھی دے تھاؤں تھائیں
راگ نکلے زِیل دی تار وِچوں

قزلباش اسوار جلاد خونی
نکل دوڑیا اُردو بازار وِچوں

وارث شاہ جاں نیناں دا داوٗ لگے
کوئی بچے نہ جوئے دی ہار وِچوں

☆☆☆

رانجھے کی ذات

کیہڑے چودھری دا پُت ہے
کون ذاتوں کیہا عقل شعور دا کوٹ ہے نی

کیکوں رزق تے آب اُداس کیتا
ایس نوں کیہڑے پیر دی اوٹ ہے نی

فوجدار وانگوں کر کوچ دھانا
مار جیوں نقارے تے چوٹ ہے نی

کتھاں جٹاں دا پوترا کون کوئی
کیہڑی گل دی ایس نوں تروٹ ہے نی

پُتر تخت ہزارے دے چودھری دا
رانجھا ذات دا جٹ اصیل ہے جی

اوہدا بُو پڑا مُکھ تے نین نمھے
کوئی چھیل جیہی اوہدی ڈیل ہے جی

متھا رانجھے دا چمکدا نور بھریا
تخی جیو دا نہیں بخیل ہے جی

گل سوہنی پرہے دے وچ کردا
کھوجی لائی تے نیاوں وکیل ہے جی

کہے ڈوگراں جٹاں دے نیاوں جانے
پرہے وچ وِلاوڑے لائیاں دے

پاڑ چیر کر جاندا کڈھ دیسوں
لڑیا کاس توں نال ایہہ بھائیاں دے

کس گل توں رس کے اُٹھ آیا
کیکر بولیا نال بھرجائیاں دے

وارث شاہ دے دل تھے شوق آیا
دِکھن مُکھ سیالاں دیاں جائیاں دے

☆☆☆

عشق کا روگ

ہیر آکھدی بابلا عملاں توں نہیں عمل ہٹایا جا میاں
جیہڑیاں وادیاں آؤ دیاں جان ناہیں

رانجھے چاک توں رہیا نہ جا میاں
شینہہ چترے رہن نہ ماس باجھوں

جھٹ نال اوہ رزق کما میاں
ایہہ رضا تقدیر ہو رہی وارد کون ہوونی دے ہٹا میاں

داغ اَنب تے سار دا لہے ناہیں
داغ عشق دا بھی نہ جا میاں

میں تاں منگ درگاہ تھیں لیا رانجھا
چاک بخشیا آپ خدا میاں

ہور سبھاں گلاں منظور ہویاں
رانجھے چاک تھیں رہیا نہ جا میاں

ایس عشق دے روگ دی گل ایویں
سر جائے تے سرّ نہ جا میاں

وارث شاہ میاں جیویں گنج سر دا
باراں برس پناں ناہیں جا میاں

☆☆☆

جدوں رانجھنا جائیکے چاک لگا
مہیں سانبھیاں چوچک سیال دیاں نی

لوکاں تخت ہزارے وِچ جا کیہا
کوماں اوس اَگے وڈّے مال دیاں نی

بھائیاں رانجھے دیاں سیالاں نوں ایہہ لکھیا
ذاتاں محرم ذات دیے حال دیاں نی

موجو چودھری دا پُت چاک لایو
ایہہ قدرتاں ذوالجلال دیاں نی

ساتھوں رُس آیا تساں موڑ گھلو
اینھوں واہراں رات دینہہ بھالدیاں نی

جِتّا بھوئیں توں رُس کے اُٹھ آیا
کیا ریاں بنیاں پیاں اوس لال دیاں نی

ساتھوں واہیاں بیجیاں لئے
دانے اتے مانیاں پچھلے سال دیاں نی

ساتھوں گھڑی نہ وِسرے وِیر پیارا
رو رو بھابیاں ایس دیاں جالدیاں نی

مہیں چار دیاں وڈھیویں نک ساڈا
ساتھے کھونیاں ایس دے مال دیاں نی

مجھیں کٹک نوں دے کے کھِسک جاسی
ساڈا نہیں ذمہ پھرو بھالدیاں نی

ایہہ صورتاں ٹھگ جو ویکھدے ہو
وارث شاہ فقیر دے نال دیاں نی

☆☆☆

گھر آئیاں دولتاں کون موڑے
کوئی بنھ پنڈوں کسے ٹوریا ای

اَساں جیوندیاں نہیں جواب دینا
ساڈا رب نے جوڑنا جوڑیا ای

خطاں چِٹھیاں اُتے سُنہیاں تے
کسے لُٹیا مال نہ موڑیا ای

جائے بھائیاں بھابیاں پاس جم جم
کسے ناہیوں ہٹکیا ہوڑیا ای

وارث شاہ سیالاں دے باغ وِچوں
ایس پھُل گلاب دا توڑیا ای

☆☆☆

ساک ماڑیاں دے کھوہ لین ڈاڈھے
ان پُجدے اوہ نہ بولدے نیں

نہیں چلدا وَس لاچار ہو کے موئے
سَپ وانگوں وِس گھولدے نیں

کدی آکھدے ماریئے آپ مریئے
پئے اندروں باہروں ڈولدے نیں

گُن ماڑیاں دے سبھے رہن وِچے
ماڑے ماڑیاں تے دُکھ پھولدے نیں

شاندار نوں کرے نہ کوئی جھوٹھا
کنگال جھوٹھا کر ٹولدے نیں

وارث شاہ لٹاوندے کھڑے ماڑے
مارے خوف دے مونہوں نہ بولدے نیں

☆☆☆

جوبن روپ دا کُجھ وَساہ نہیں
مان متیئے مُشک لپیٹے نی

نبی ﷺ حکم نکاح فرما دِتا
رب فَانْکِحُوْا من لے چیٹے نی

کدی دین اسلام دے راہ ٹریئے
جڑ کفر دی جوئے تھوں پٹے نی

جیہڑے چھڈ حلال حرام تکن
وِچ ہاویہ دوزخ سٹے نی

کھیڑا حق حلال قبول کر توں
وارث شاہ بن بیٹھی ایں وٹے نی

☆☆☆

قلوب المومنین عرش اللہ تعالیٰ
قاضی عرش خدائے دا ڈھا ناہیں

جتھے رانجھے دے عشق مقام کیتا
اوتھے کھیڑیاں دی کوئی واہ ناہیں

ایہی چڑھی گولیر میں عشق والی
جتھے ہور کوئی چاڑھ لاہ ناہیں

جس جیو نے کان ایمان ویچاں
ایہاں کون جو اَنت فناہ ناہیں

جیہا رنگھڑاں وِچ نہ پیر کوئی
اتے لُدھڑاں وِچ بادشاہ ناہیں

وارث شاہ میاں قاضی شرع دے نوں
نال اہل طریقتاں راہ ناہیں

☆☆☆

رَلے دلاں نوں پکڑ وِچھوڑ دیندے
بُری بان ہے تنہاں ہتیاریاں نوں

بنت شہر دے فکر غلطاں رہندے
ایہو شامتاں رب دِیاں ماریاں نوں

کھاون وَڈھیاں بنت ایمان ویچن
ایہو مار ہے قاضیاں ساریاں نوں

رب دوزخاں نوں بھرے پا بالن
کیہا دوس ہے انہاں وچاریاں نوں

وارث شاہ میاںَ بنی بہت اُوکھی نہیں
جاندے ساں انہاں کاریاں نوں

☆☆☆

جیہڑے چھڈ کے راہ حلال دے نوں
تکن نظر حرام دی مارئین گے

قبر وِچ بھائیکے نال گُرزاں
اوتھے پاپ تے پُن نروارئین گے

روز حشر دے دوزخی پکڑ کے تے
گھت اَگ دے وِچ نگھارئین گے

کوچ وقت نہ کسے ہے ساتھ رلنا
خالی دست تے جیب بھی جھاڑئین گے

وارث شاہ ایہہ عمر دے لعل مُہرے
اِک روز نوں عاقبت ہارئین گے

☆☆☆

جیہڑے عشق دی اَگ دے تاؤ تتے
تنہاں دوزخاں نال کیہ واسطہ ای

جنہاں اِک دے ناؤں تے صدق بدھا
اونہاں فکر اندیشڑا کاس دا ای

آخر صدق یقین تے کم پوسی
موت چرغ ایہہ پُتلا ماس دا ای

دوزخ مُوہریاں ملن بے صدق
جھوٹھے بان تکن آس پاس دا ای

لکھیا وِچ قرآن کتاب دے ہے
گنہگار خدا دا چور ہے نی

حکم ماؤں تے باپ دا من لینا
ایہو راہ طریق دا زور ہے نی

جِہاں نہ منیا پچھوتاء روسن
پَیر ویکھ کے جھور دا مور ہے نی

جو کجھ ماؤں تے باپ تے اسیں کریئے
اوتھے تدھ دا کجھ نہ زور ہے نی

☆☆☆

قُرب وِچ درگاہ دے تنہاں نوں ہے
جیہڑے حق دے نال نکاحین گے

ماؤں باپ دے حکم دے وِچ چلّے
بہت ذوق دے نال وداہین گے

جیہڑے شرع تھوں جان بے حکم ہوئے
وِچ ہاویئے دوزخے لاہین گے

جیہڑے حق دے نال پیار وندن
اٹھ بہشت بھی اونہاں نوں چاہین گے

جیہڑے نال تکبری آکڑن گے
وانگ عید دے بکرے ڈھائین گے

تن پال کے جنہاں خود روئی کیتی
اَگے اَگ دے عاقبت ڈاہین گے

وارث شاہ میاں جیہڑے بہت سیانے
کاؤں وانگ پلاک وِچ پھاہین گے

☆☆☆

جیہڑے اِک دے ناؤں تے محو ہوئے
منظور خدا دے راہ دے نیں

جہاں صدق یقین تحقیق کیتا
مقبول درگاہ اللہ دے نیں

جہاں اِک دا راہ درست کیتا
تہاں فکر اندیشڑے کاہ دے نیں

جہاں نام محبوب دا وِرد کیتا
اوہ صاحب مرتبہ جاہ دے نیں

جیہڑے رشوتاں کھائیکے حق روڑھن
اوہ چور اچکڑے راہ دے نیں

ایہہ قرآن مجید دے معنے نیں
جیہڑے شعر میاں وارث شاہ دے نیں

☆☆☆

یارو جٹ دا قول منظور ناہیں
گوزشتر ہے قول روستائیاں دا

پتاں ہون اِکی جس جٹ تائیں
سوئی اصل بھرا نہ ہے بھائیاں دا

جدوں بہن اروڑی تے عقل آوے
جویں کھوتڑا ہووے گسائیاں دا

سروں لاہ کے چھتراں بیٹھ دیندے
مزہ آوندے تدوں صفائیاں دا

جتی جٹ دے سانگ تے ہون راضی
پھڑے مغل تے ویس گیلائیاں دا

دِھیاں دینیاں گرن مسافراں نوں
ویکھن ہور دھرے مال جوائیاں دا

وارث شاہ نہ معتبر جاننا
جے قول جٹ سنیار قصائیاں دا

☆☆☆

بُجھی عشق دی اُگ نوں واؤ لگی
سماں آیا ہے شوق جگاونے دا

بالناتھ دے ٹلے ڈا راہ پھڑیا
متا جا گیا گن پڑاونے دا

پٹے پال ملائیاں نال رکھے
وقت آیا ہے رگڑ مناونے دا

جرم کرم تیاگ کے تھاپ بیٹھا
کسے جوگی دے ہتھ وکاونے دا

بُندے سوئنے دے لاہ کے چاء چڑھیا
گن پاڑ کے مُندراں پاونے دا

کسے ایسے گرو دیو دی ٹہل کریئے
سحر دَس دے رَن کھسکاونے دا

وارث شاہ میاں لنہاں عاشقاں نوں
فکر ذرا نہ جند گواونے دا

☆☆☆

ٹلے جائیکے جوگی دے ہتھ جوڑے
سانوں اَپنا کرو فقیر سائیں

تیرے درس دیدار دے دیکھنے نوں
آیا دیس پردیس میں چیر سائیں

صدق دھار کے نال یقین آیا
اَسیں چیلڑے تے تسیں پیر سائیں

بادشاہ سچا رب عالماں دا
فقر اُوس دے ہین وزیر سائیں

بناں مرشداں راہ نہ ہتھ آوے
دُدّھ باجھ نہ ہووے ہے کھیر سائیں

یاد حق دی صبر تسلیم نیچا
تُساں جگ دے نال کیہ سیر سائیں

فقر کُل جہان دا آسرا ہے
تابع فقر دی پیر تے میر سائیں

میرا ماؤں نہ باپ نہ ساک کوئی
چاچا تایا نہ بھین نہ وِیر سائیں

دنیا وِچ ہاں بہت اداس ہویا
پَیروں ساڈیوں لاہ زنجیر سائیں

تینوں چھڈ کے جاں میں ہور کس تھے
نظر آوَنا ہیں ظاہرا پیر سائیں

ناتھ ویکھ کے بہت ملوک چنچل
اہل طبع تے سوہنا چھیل مُنڈا

کوئی حسن دی کھان اشناک سُندر اتے
لاڈلا ماؤں تے باپ سُندا

کِسے دُکھ توں رُس کے اُٹھ آیا
اَکے کِسے دے نال پے گیا دُھندا

ناتھ آکھدا دس کھاں سچ میتھے
توں ہیں کیہڑے دکھ فقیر ہندا

ایہہ جگ مقام فنا دا ہے
سجا ریت دی کندھ ایہہ جیونا ہے

چھاؤں بدلاں دی عمر بندیاں دی
عزرائیل نے پاڑ نہ سیونا ہے

اَج کل جہان دا سہج میلا
کسے نت نہ حکم تے تھیونا ہے

وارث شاہ میاں اَنت خاک ہونا
لکھ آبِ حیات جے پیونا ہے

☆☆☆

راہِ فقر کے مصائب

خواب رات دی جگ دیاں سبھ گلاں
دھن مال نوں مُول نہ جھوریئے جی

پنج بھوت بکارتے اُدر پاپی
نال صبر سنتوکھ دے پوریئے جی

اُشن سیت دُکھ سُکھ سمان جاپے
جہے شال مشروت ہے بھوریئے جی

بھو آتما وَس رَس کَس تیاگے
اینویں گُرو نوں کاہ وڈوریئے جی

بھوگ بھوگنا دُدّھ تے دہی پیون
پنڈا پال کے رات دینہہ دھوونا ہیں

لکھری کٹھن ہے فقر دی واٹ جھاکن
مونہوں آکھ کے کاہ وگوونا ہیں

واہیں وِنجھلی تریمتاں نت گھوریں
گائیں مہیں ولائیکے چوونا ہیں

سچ آکھ جٹا کہی بنی تینوں
سواد چھڈ کے کھیہ کیوں ہوونا ہیں

جوگی چھڈ جہان فقیر ہوئے
ایس جگ وچ بہت خواریاں نیں

لین دین تے دغا انیاؤں کرنا
لُٹ گھُٹ تے چوریاں یاریاں نیں

اوہ پُرکھ نربان پد جا پہنچے
جنہاں پنجے ہی اندریاں ماریاں نیں

جوگ دیو تے کرو نہال مینوں
کیہاں جیو تے گھنڈیاں چاڑھیاں نیں

ایس جٹ غریب توں تار و ویں
جویں اگلیاں سنگتاں تاریاں نیں

وارث شاہ میاں رب شرم رکھے
جوگ وچ مصیبتاں بھاریاں نیں

☆☆☆

ایس جوگ دے واعدے بہت اُوکھے
ناد انہت تے سن وجاونا وو

جوگی جنگم گوڈری جٹا دھاری
مُنڈی نِرملا بھیکھ وٹاونا وو

تاڑی لائیکے ناتھ دا دھیان دھرنا
دسویں دوار ہے ساس چڑھاونا وو

جمے آئے دا ہَرکھ تے سوگ چھڈے
نہیں مویاں گیاں پچھوتاونا وو

ناؤں فقر دا بہت آسان لینا
کھرا کٹھن ہے جوگ کماونا وو

دھو دھائیکے بُتاں نوں دھوپ دینا
سدا اَنگ بھبھوت رماونا وو

اُدیان باشی جتی ستی جوگی
جھات استری تے ناہیں پاونا وو

لکھ خوبصورت پری حور ہووے
ذرا جیو ناہیں بھرماونا وو

کند مول تے پوست افیم بجیا
نشہ کھائیکے مست ہو جاونا وو

جگ خواب خیال ہے سُپن ماتر
ہو کملیاں ہوش بھلاونا وو

گھت مُندراں جنگلاں وِچ رہنا
بین کِنگ تے سنکھ وجاونا وو

جگن ناتھ گوداوری گنگ جمنا
سدا تیرتھاں تے جاء نہاونا وو

میلے سِدھاں دے کھیلنا دیس پچھم
نواں ناتھاں دا درسن پاونا وو

کام کرودھ تے لوبھ ہنکار مارن
جوگی خاک در خاک ہو جاونا وو

رَتاں گھُوردا گاوندا پھریں
وحشی تینوں اوکھڑا جوگ کماونا وو

ایہہ جوگ ہے کم نراسیاں دا
تُساں جٹاں کیہ جوگ تھوں پاونا وو

☆☆☆

گھوڑا صبر دا ذِکر دی واگ دے کے
نفس مارنا کم بھُجنگیاں دا

چھڈ زراں تے حکم فقیر ہوون
ایہہ کم ہے ماہنوآں چنگیاں دا

عشق کرن تے تیغ دی دھار کپن
نہیں کم ایہہ بھکھیاں ننگیاں دا

جیہڑے مرن سو فقر تھیں ہون واقف
نہیں کم ایہہ مرن تھیں سنگیاں دا

اتھے تھاؤں ناہیں اڑبنگیاں دا
فقر کم ہے براں تھوں لنگھیاں دا

شوق مہر تے صدق یقین باجھوں
کیہا فائدہ ٹکڑیاں منگیاں دا

وارث شاہ جو عشق دے رنگ رتے
گندی آپ ہے رنگ دیاں رنگیاں دا

☆☆☆

غیبت کرن بیگانڑی طاعت
اوگن سبھے آدمی ایہہ گنہگار ہوندے

چور کرت گھن چُغل تے جھوٹھ بولے
لوتی لاوڑا ستواں یار ہوندے

اَساں جوگ نوں گل نہیں بنھ بہنا
تسیں کاس نوں ایڈ بیزار ہوندے

وارث جِنہاں امید نہ ٹانگ کائی
بیڑے تنہاں دے عاقبت پار ہوندے

☆☆☆

دِتی دِکھیا رب دی یاد دَسی گرو
جوگ دے بھیت نوں پایئے جی

نہا دھوئے پربھات ببھوت ملیے
چا بِکوتے اَنگ وَٹایئے جی

سنگی پھاہوڑی کھپری ہتھ لے کے
پہلے رب دا ناؤں دھیایئے جی

نگر الکھ وجائیکے جا وڑیے
پاپ جان جے ناد وجایئے جی

سکھی دوار وَسے جوگی بھیک مانگے
دیئے دعا اَسیں سنایئے جی

اِسی بھانت سوں نگر دی بھیکھ لے کے
مست لٹکدے دوار کوں آیئے جی

وڈی ماؤں ہے جان کے کرو نِسچا
چھوٹی بہن مثال کر پایئے جی

وارث شاہ یقین دی گلہ پہدی
بھو ست ہے ست ٹھہرایئے جی

☆☆☆

کھاء رزق حلال تے سچ بولیں
چھڈ دے توں یاریاں چوریاں وو

توبہ کریں تقصیر معاف تیری
جیہڑیاں پچھلیاں صفاں نگھوریاں وو

اوہ چھڈ چالے گوار پنے
والے چتی پاڑ کے گھتیوں موریاں وو

پچھا چھڈ جٹالیاں سانبھ خصماں
جیہڑیاں پاڑیو کھنڈ دیاں بوریاں وو

جو راہکاں جوترے لا دتے
جیہڑیاں ارلیاں بھنیاں دھوریاں وو

دھو دھا کے ماکاں ورت لیاں
جیہڑیاں چاٹیاں کیتیوں کھوریاں وو

رَلے وِچ تیں ریڑھیا کم چوری
کوئی خرچیاں ناہیوں بوریاں وو

چھڈ سبھ بریائیاں خاک ہو جا
نہ کر نال جگت دے زوریاں وو

تیری عاجزی عجز منظور کیتے تاں
میں مندراں گن وِچ سوریاں وو

وارث شاہ نہ عادتاں جاندیاں نیں
بھانویں کٹیے پوریاں پوریاں وو

☆☆☆

چھڈ یاریاں چوریاں دغا جٹا
بہت اوکھیاں ایہ فقیریاں نی

جوگ جالنا سار دا نگلنا
ایس جوگ وِچ بکٹ ظہریاں نی

جوگی نال سنتاپ نیں ہو جاندے
جویں اُٹھ دے نک نکیریاں نی

تُونبا سمرنا کھپری ناد سنگی
چمٹا بھنگ نیئز زنجیریاں نی

چھڈ تریمتاں دی جھاک ہو
جوگی فقر نال جہان کیہ سیریاں نی

وارث شاہ ایہہ جٹ فقیر ہویا نہیں
ہوندیاں گدھے تھوں پیریاں نی

☆☆☆

جدوں کرم اللہ دا کرے
مدد بیڑا پار ہوئے نمانیاں دا

لینا قرض ناہیں بوہے جا بہیئے
کیہا تان ہے اساں نتانیاں دا

میرے کرم سولڑے آن پہنچے
کھیت جمیا بھنیاں دانیاں دا

وارث شاہ میاں وڈا وید آیا
سردار ہے سبھ سیانیاں دا

☆☆☆

اِجڑ چارنا کم پیغمبراں دا
کیہا عمل شیطان دا ٹولیو ای

بھیڈاں چار کے تہمتاں جوڑنا ایں
کیہا غضب فقیر تے بولیو ای

اَسیں فقر اللہ دے ناتگ کالے
اَساں نال کیہ کوئیلا گھولیو ای

واہی چھڈ کے کھولیاں چاریاں نی
ہویوں جوگڑا جیو جاں ڈولیو ای

سچ من کے پچھاں مُڑ جا جٹا
کیہا کُوڑ دا گھولنا گھولیو ای

وارث شاہ ایہہ عمر نت کریں
ضائع شکر وِچ پیاز کیوں گھولیو ای

☆☆☆

تسیں عقل دے کوٹ عیال ہوندے
لقمان حکیم دستور ہے جی

باز بھور بگلا لوہا لونگب کالو
شاہین شیہنے نال کستور ہے جی

لوہا پشم پستہ ڈبا موت صورت
کالو عزرائیل منظور ہے جی

پنجے باز جیہے لک وانگ چیتے
پوہنچا دجیاں مرگ سب دور ہے جی

چک شینہ وانگوں گج مینہ وانگوں
جس نوں دند مارن ہڈ چُور ہے جی

کسے پاس نہ کھولنا بھیت بھائی
جو کجھ آکھیو سبھ منظور ہے جی

آ پیا پردیس وِچ کم میرا لئی
ہیر اِکے بِر دُور ہے جی

وارث شاہ ہُن بنی ہے بہت اوکھی
اَگے نُجھدا قہر کلور ہے جی

☆☆☆

بھیت دَسنا مرد دا کم ناہیں مرد سوئی
جو ویکھ دم گھُٹ جائے

گل جیو دے وِچ ہی رہے خفیہ کاوَں
وانگ پیچال نہ سُٹ جائے

بھیت کسے دا دَسنا بھلا ناہیں
بھانویں پچھ کے لوک نکھٹ جائے

وارث شاہ نہ بھیت صندوق کھلے
بھانویں جان دا جندرا ٹُٹ جائے

☆☆☆

کچی کواڑیئے لوڑھ دیئے ماریئے نی
ٹونے ہاریئے آکھ کیہ آہنی ہیں

بھلیاں نال بُریاں کاہے ہوونی ہیں
کائی بُرے ہی بھاونے چاہنی ہیں

اساں بھکھیاں آن سوال کیتا
کہیاں غیب دیاں رِکتاں ڈاہنی ہیں

وِچوں پکیئے چھیل اُچکیئے نی
راہ جاندڑے ہرگ کیوں پھاہنی ہیں

گل ہو چکی پھیر چھیڑنی ہیں
ہری ساکھ نوں موڑ کیوں واہنی ہیں

گھر جان سردار دا بھیکھ مانگی
ساڈا عرش دا کنگرہ ڈھاہنی ہیں

کیہا نال پردیسیاں وَیر چایو
چینچر ہاریئے آکھ کیہ آہنی ہیں

راہ جاندڑے فقر کھہیڑنی ہیں
آ نہریئے سنگ کیوں ڈاہنی ہیں

گھر پیَڑے بھروہیاں پھیریاں نی
ڈھگی بہریئے سانہاں نوں واہنی ہیں

آ واسطہ ای نیناں گُنڈیاں دا
ایہہ کاہہ رکویں پچھوں لاونی ہیں

اشکار دریا وِچ کھیڈ مویئے
کیہاں مُوت وِچ مچھیاں پھاہنی ہیں

وارث شاہ فقیر نوں چھیڑنی ہیں
اَکھیں نال کیوں کھکھراں لاونی ہیں

☆☆☆

ایہہ مثل مشہور ہے جگ سارے
کرم رب دے جیڈ نہ مہر ہے نی

ہنر جھوٹھ کمان لاہور جیہی اتے
کانورُو جیڈ نہ سحر ہے نی

چغلی نہیں دیپالپور کوٹ جیہی
اوہ نمرود دی تھاؤں بے مہر ہے نی

نقش چین تے مُشک نہ ختن جیہا
یوسف زیب نہ کسے دا چہر ہے نی

میں تاں توڑ ہشدھات دے کوٹ شاں
تینوں دس کھاں کاس دی ویہر ہے نی

بات بات تیری وچ ہین کامن
وارث شاہ دا شعر کیہ سحر ہے نی

☆☆☆

کوئی اَساں جیہا ولی سُدھ ناہیں جگ آوندا نظر ظہور جیہا
دستار بجواڑیوں خوب آوے اتے بافتہ نہیں قصور جیہا

کاشمیر جیہا کوئی ملک ناہیں نہیں چانا چند دے نور جیہا
اَگے نظر دے مزہ معشوق دا ہے اتے ڈھول نہ سوہندا دُور جیہا

نہیں رَن کلچھنی تدھ جیہی نہیں زلزلہ حشر دے صور جیہا
سہتی جیڈ نہ ہور جھگڑیل کوئی اتے سوہنا ہور نہ کوئی حور جیہا

کھیڑیاں جیڈ نہ نیک نصیب کوئی کوئی تھاؤں نہ بیت معمور جیہا
سیج وَسدیاں جیڈ نہ بھلا کوئی برا نہیں ہے جے کم فتور جیہا

ہنگ جیڈ نہ ہور بدبو کوئی باس دار نہ ہور کچور جیہا
وارث شاہ جیہا گنہگار ناہیں کوئی تاؤ نہ تپت تندور جیہا

☆☆☆

مایاں اٹھائی پھرن ایس جگ اتے
جہاں بھون تے گُل بیہار ہے وے

اینہاں پھرن ضرور ہے دینہہ راتیں
ڈھروں پھرن اینہا ندڑی کار ہے وے

سورج چند گھوڑا اتے روح چکل
نظر شیر پانی ونجار ہے وے

تانا تنن والی اِل گدھا کتا
تیر چھج تے چھوکرا یار ہے وے

ٹویا چھانی تکڑی تیغ مرکب
کِلا ترکلا پھرن وپار ہے وے

بلی رَن فقیر تے اَگ باندی
اینہاں پھرن گھڑو گھری کار ہے وے

اینہاں اٹھایاں وِچوں توں مُول ناہیں
تیرا لڑن تے بھڑن رُزگار ہے وے

وارث شاہ ویلی بھیکھے لگھ پھردے
صبر فقر دا قول اقرار ہے وے

پھرن بُرا ہے جگ تے اینہاں تائیں
جے ایہہ پھرن کم دے مُول ناہیں

پھرے قول زبان جوان رَن تھیں
ستر دار گھر چھوڑ معقول ناہیں

رضا اللہ دی حکم قطعی جانو
قطب کوہ کعبہ معمول ناہیں

رَن آ وگاڑ تے چہ چڑھی
فقر آئے جاں قہر کلول ناہیں

زمیندار کنکوتیاں خوشی ناہیں
اتے احمق کدے ملول ناہیں

وارث شاہ دی بندگی لِلھ ناہیں
ویکھاں من لئے کہ قبول ناہیں

☆☆☆

عدل بنا سردار ہے رُکھ
اپھل رَن کڈھنی جو وفادار ناہیں

نیاز بناء ہے کنجنی بانہہ تھانویں
مرد گدھا جو عقل دا یار ناہیں

بناء آدمیت ناہیں انس جاپے
بناء آب قتال تلوار ناہیں

صبر ذکر عبادتاں بانجھ جوگی
دماں بانجھ جیون درکار ناہیں

ہمت بانجھ جوان بن حسن دلبر
لُون بانجھ طعام سواد ناہیں

شرم بانجھ مُچھاں بناء عمل داڑھی
طلب بانجھ فوجاں بھربھار ناہیں

عقل باجھ وزیر صلوٰۃ
مومن دیوان حساب شمار ناہیں

وارث رَن فقیر تلوار گھوڑا
چارے تھوک ایہہ کسے دے یار ناہیں

☆☆☆

مرد کرم دے نقد ہن سہتے نیں
رناں دشمناں نیک کمائیاں دیاں

تسیں ایس جہان وچ ہو رہیاں
بج بیریاں گھٹ دھڑوائیاں دیاں

مرد ہین جہاز نکوئیاں دے
رناں بیڑیاں ہین برائیاں دیاں

ماؤں باپ دا ناؤں ناموس ڈوبن
پتاں لاہ سٹن بھلیاں بھائیاں دیاں

ہڈ ماس حلال حرام کین
ایہہ کوہاڑیاں ہین قصائیاں دیاں

لباس لیندیاں صاف کر دین داڑھی
ہوئیں قینچیاں احمقاں نائیاں دیاں

سرجائے نہ یار دا بر دتے
شرماں رکھئے اَکھیاں لائیاں دیاں

نی توں کیہڑی گل تے ایڈ شوکیں
گلاں دس کھاں پُوریاں پائیاں دیاں

آڈھا نال فقیر دے لاوندیاں نی
خوبیاں ویکھ نناں بھرجائیاں دیاں

وارث شاہ تیرے مُونہہ نال مارن
پنڈاں بنھ کے سبھ بھلیائیاں دیاں

☆☆☆

جیٹھ مینہ تے سیال نوں واؤ مندی
کتک ماگھ وِچ منع انھیریاں نی

رووَن ویاہ وِچ گاونا وِچ سیاپے
سَتر مجلساں کرن مندریاں نی

چغلی خاونداں دی بدی نال
مَیں کھا لُون حرام بدکھیریاں نی

حکم ہتھ کم ذات دے سونپ دینا
نال دوستوں کرنیاں وَیریاں نی

چوری نال رفیق دی دغا پیراں
پرنار پرمال اُسیریاں نی

غیبت ترک صلوٰۃ تے جھوٹھ مستی
دُور کرن فرشتیاں طیریاں نی

مڑن قول زبان دا پھرن پیراں
بُرے دناں دیاں ایہہ بھی پھیریاں نی

لڑن نال فقیر سردار یاری
کدھ گھتنا مال ویریاں نی

میرے نال جو کھیڑیاں وچ ہوئی
خنجر وادیاں ایہہ سبھ تیریاں نی

بھلے نال بھلیائیاں بدی بُریاں
یاد رکھ نصیحتاں میریاں نی

بناء حکم دے مرن نہ اوہ بندے ثابت
جہاں دے رزق دیاں ڈھیریاں نی

بد رنگ نوں رنگ کے رنگ لایو
واہ واہ ایہہ قدرتاں تیریاں نی

ایہا گھت کے جادوڑا کروں
کملی پئی گرد میرے گھتیں پھیریاں نی

وارث شاہ اَساں نال جادواں دے
کئی رانیاں کیتیاں چیریاں نی

☆☆☆

مرد صاد ہُن چہرے نیکیاں دے
صورت رَن دی میم موقوف ہے نی

مرد عالم فاضل اجل قابل
کسے رَن نوں کون وقوف ہے نی

صبر فرح ہے منیا نیک مرداں
ایتھے صبر دی واگ معطوف ہے نی

دفتر مکر فریب تے خچر وائیں
لنہاں پستیاں وِچ ملفوف ہے نی

رَن ریشمی کپڑا پہن مُسلی
مرد جوز قیدار مشروف ہے نی

وارث شاہ ولایتی مرد میوے
اتے رَن مسواک دا صوف ہے نی

☆☆☆

دوست سوئی جو بپت وِچ بھیڑ کٹے
یار سوئی جو جان قربان ہووے

شاہ سوئی جو کال وِچ بھیڑ کٹے
کُل پات دا جو نگہبان ہووے

گاوں سوئی جو سیال وِچ دُدھ دیوے
بادشاہ جو نت شبان ہووے

نار سوئی جو مال بن بیٹھ جالے
پیادہ سوئی جو بھوت مسان ہووے

امساک ہے اصل افیم باجھوں
غصے بناء فقیر دی جان ہووے

روگ سوئی جو نال علاج ہووے
تیر سوئی جو نال کمان ہووے

کنجر سوئی جو غیرتاں باجھ ہوون
جویں بھابڑا بناء اشنان ہووے

قصبہ سوئی جو وِیر بن پیا وَسے
جلاد جو مہر بن خان ہووے

کواری سوئی جو کرے حیا بہتا
نیویں نظر تے باجھ زبان ہووے

بناء چور تے جنگ دے دیس وسے
پٹ سوئی بن اَن دے پان ہووے

سیّد سوئی جو شوم نہ ہووے
کائر زانی سیاہ تے نہ قہروان ہووے

چاکر عورتاں سدا بے عذر ہوون
اتے آدمی بے نقصان ہووے

پرھاں جاوے بھیا چوبرا وے
متاں منگنوں کوئی ودھان ہووے

وارث شاہ فقیر بن حرص غفلت
یاد رب دی وچ مستان ہووے

☆☆☆

کارساز ہے رب تے پھیر دولت سبھو
محنتاں پیٹ دے کارنے نی

نیک مرد تے نیک ہی ہووے عورت
اونہاں دوہاں دے کم سوارنے نی

پیٹ واسطے پھرن امیر دَر دَر
سیّدزادیاں نے گدھے چارنے نی

پیٹ واسطے پری تے جورزاداں
جان جن تے بھوت دے وارنے نی

پیٹ واسطے رات نوں چھوڈ گھر
در ہو پاہرو ہوکرے مارنے نی

پیٹ واسطے سبھ خرابیاں نیں
پیٹ واسطے خون گزارنے نی

پیٹ واسطے فقر تسلیم توڑن
سبھو سمجھ لے رَنّے گوارنے نی

ایس زمیں نوں واہندا ملک مُکا
اُتّے ہو چکے بڈے کارنے نی

کاؤں ہورتے راہک نیں ہور
ایس دے خاوند ہور دم ہورناں مارنے نی

مہربان جے ہووے فقیر
اِک پل تساں جہے کروڑ لکھ تاڑنے نی

وارث شاہ جے رَن نے مہر کیتی
بھانڈے بول دے کھول منہ مارنے نی

☆☆☆

رب جیڈ نہ کوئی ہے جگ داتا
زمیں جیڈ نہ کسے دی صابری وے

مجھیں جیڈ نہ کسے دے ہون
جیرے راج ہند پنجاب نہ بابری وے

چند جیڈ چالاک نہ سرد کوئی
حکم جیڈ نہ کسے اکابریٔ وے

برا کسب نہ نوکری جیڈ کوئی
یاد حق دی جیڈ اکابری وے

موت جیڈ نہ سخت ہے کوئی چٹھی
اوتھے کسے دی ناہیوں نابری وے

مال زادیاں جیڈ نہ کسب بھیڑا
کم ذات نوں حکم ہے کھابری وے

رن ویکھنی عیب فقیر تائیں
بھوت وانگ ہے سراں تے بابری وے

وارث شاہ شیطان دے عمل تیرے
داڑھی شیخ دی ہو گئی جھابری وے

☆☆☆

رَن ویکھنی عیب ہے انہاں نوں
رب اَکھیاں دِتیاں ویکھنے نوں

سبھ خلق دا ویکھ کے لیو مجرا
کرو دید اس جگ دے پیکھنے نوں

راؤ راجیاں بِراں دے داوَ لائے
ذرا جاء کے اَکھیاں سیکنے نوں

سبھا دید معاف ہے عاشقاں نوں
رب نین دِتے جگ ویکھنے نوں

مہادیو جیہاں پاربتی اَگے
کام لیاوندا سی متھا ٹیکنے نوں

عزرائیل ہتھ قلم لے ویکھدا ای
تیرا نام اس جگ توں چھکنے نوں

وارث شاہ میاں روزِ حشر دے نوں
اَنت سدئیں گا لیکھا لیکھنے نوں

☆☆☆

جیہی نیت ہے تیہی مراد ملیا
گھرو گھری چھائی سرپاوتائیں

پھریں منگدا بھونکدا خوار ہوندا
لکھ دغے پکھنڈ کماوتائیں

سانوں رب نے دُدّھ تے دہی دتا
بچھا کھاوتا اتے ہنڈاوتائیں

سوہنا زُپڑا پہن کے اَسیں بیٹھے
وارث شاہ توں جیو بھرماوتائیں

☆☆☆

سوہنا رُپڑا شان سوانیاں دا توں
تاں نہیں اصیل نی گولیے نی

گدھا اردقاں نال نہ ہوئے گھوڑا
بانبہ پری نہ ہوئے پرولیے نی

رنگ گورڑے نال توں جگ مُٹھا
وِچوں گُناں دے کارنے پولیے نی

ویہڑے وِچ توں کنجری وانگ نچیں
چوراں یاراں دی وِچ وچولیے نی

اَساں پیر کیہا تے توں ہیر آکھیں
بھُل گئی ہیں سُخن وِچ بھولیے نی

اَنت ایہ جہان ہے چھڈ جانا
ایڈے کفر ایرادہ کیوں تولیے نی

فقر اصل اللہ دی ہین صورت
اَگے رب دے جھوٹھ نہ بولیے نی

حُسن متیے بُوبکے سوئن چڑیے
نیناں والیے شوخ مموليے نی

تینڈا بھلا تھیوے ساڈا چھڈ پچھا
اَبا جیونیے آلیے بھولیے نی

وارث شاہ کیتی گل ہوء چکی
مُوت وچ نہ مچھیاں ٹولیے نی

☆☆☆

فقر شیر دا آکھدے ہین برقع
بھیت فقر دا مُول نہ کھولیے نی

دُدّھ صاف ہے ویکھنا عاشقاں دا
شکر وِچ پیاز نہ گھولیے نی

سَرے خیر سو ہس کے آن دیچے
لیے دعا تے مِٹھڑا بولیے نی

لئے اگھ چڑھائیکے ودھ پیسہ
پر تول تھیں گھٹ نہ تولیے نی

بُرا بول نہ رب دیاں پُوریاں نوں
نی بے شرم کپتیے لولیے نی

مستی نال فقیراں نوں ڈیں گالھیں
وارث شاہ دو ٹھوک منولیے نی

☆☆☆

جدوں تیک ہے زمین آسمان قائم
تداں تیک ایہہ واہ سبھ وہین گے نی

سبھا کبر ہنکار گمان لدے آپ وچ
ایہہ اَنت نوں ڈہین گے نی

اسرافیل جاں صُور قرنا پھوکے
تدوں زمیں آسمان سبھ ڈھین گے نی

کُرسی عرش تے لوح قلم جنت روح
دوزخاں ست ایہہ رہین گے نی

قرعہ سٹ کے پرشن میں لاوندا ہاں
دساں اونہاں جو اُٹھ کے بہن گے نی

تالے پتری پھول کے فال گھتاں
وارث شاہ ہوری سچ کہن گے نی

☆☆☆

جو کو جمیا مرے گا سبھ کوئی
گھڑیا بھجسی واہ سب وہن گے وے

میر پیر ولی غوث قطب جاسن
ایہہ سبھ پسارڑے ڈھین گے وے

جدوں رب اعمال دی خبر پچھے
ہتھ پیر گواہیاں کہن گے وے

جدوں عمر دی اودھ معیاد پگی
عزرائیل ہوری آ بہن گے وے

بھنے ٹھوٹھے توں ایڈ ودھا کیتو بُرا
تدھ نوں لوک سب کہن گے وے

جیبھ بُرا بولیا راولا وے
ہڈ پیر سزائیاں لین گے وے

کُل چیز فنا ہو خاک رلسی
ثابت ولی اللہ دے رہن گے وے

ٹھوٹھا نال تقدیر دے بھج پیا
وارث شاہ ہوری تینوں کہن گے وے

☆☆☆

گھروں کڈھیا عقل شعور گیا
آدم جنتوں کڈھ حیران کیتا

سجدے واسطے عرش توں دے دھکے
جویں رب نے رد شیطان کیتا

شداد بہشت تھیں رہیا باہر
نمرود مچھر پریشان کیتا

وارث شاہ حیران ہو رہیا
جوگی جویں نُوح حیران طوفان کیتا

☆☆☆

جدوں خلق پیدا کیتی رب سچے
بندیاں واسطے کیتے نیں ایہ پیارے

رناں چھوکرے جن شیطان
راول کتا ککڑی بکری اُٹھ سارے

ایہا مُول فساد دا ہوئے پیدا
جہاں سبھ جگت دے مُول مارے

آدم کڈھ بہشت تھیں خوار کیتا
ایہہ ڈائناں دُھروں ہی کرن کارے

ایہہ کرن فقیر چا راجیاں نوں
اونہاں راؤ رزاوڑے سِدھ مارے

وارث شاہ جو ہنر سبھ وچ مرداں اتے
مہریاں وچ نیں عیب سارے

☆☆☆

جوکو ایس جہان تے آدمی ہے
روندا مرے گا عمر تے جھوردا ای

سدا خوشی ناہیں کسے نال نبھدی
ایہہ زندگی نیش زنبوردا ای

بندہ جیونے دیاں بنت کرے آساں
عزرائیل سرے اُتے گھوردا ای

وارث شاہ ایس عشق دے کرن ہارا
وال وال تے خار کھجوردا ای

☆☆☆

کئی بول گئے شاخ عمر دی تے
ایتھے آلھنا کسے نہ پایا ای

کئی حکم تے ظلم کما چلے
نال کسے نہ ساتھ لدایا ای

وڈی عمر آواز اولاد والا
جس نوح طوفان منگایا ای

ایہہ روح قلبوت دا ذکر سارا
نال عقل دے میل ملایا ای

اگے ہیر نہ کسے نے کہی ایسی
شعر بہت مرغوب بنایا ای

وارث شاہ میاں لوکاں کملیاں
نوں قصہ جوڑ ہشیار سنایا ای

☆☆☆

ہیر وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کب مکمل ہوئی؟

سن یاراں سے اسیاں نبی ہجرت
لمے دیس دے وچ تیار ہوئی

اٹھارہ سے ترنیاں سمتاں دا
راجے بکرما جیت دی سار ہوئی

جدوں دیس تے جٹ سردار ہوئے
گھرو گھری جاں نویں سرکار ہوئی

اشراف خراب کمین تازے
زمیندار نوں وڈی بہار ہوئی

چور چودھری، یارنی پاک دامن
بھوت منڈلی اک تھوں چار ہوئی

وارث جنہاں نے آکھیا پاک کلمہ
بیڑی تنہاں دی عاقبت پار ہوئی

☆☆☆

کھرل ہانس دا مُلک مشہور ملکا
تھے شعر کیتا نال راس دے میں

پرکھ شعر دی آپ کر لین شاعر
گھوڑا پھیریا وِچ نخاس دے میں

پڑھن گھبرو دلیں وِچ خوشیں ہو کے
پُھل بچیا واسطے باس دے میں

وارث شاہ نہ عمل دی راس میتھے
کراں مان نمانڑا کاس دے میں

☆☆☆

افسوس مینوں اپنی ناقصی دا
گنہگاراں نوں حشر دے صُور دا اے

اینہاں مومناں خوف ایمان دا ہے
اتے حاجیاں بیت معمور دا اے

صوبہ دار نوں طلب سپاہ دی
دا اتے چاکراں کاٹ قصور دا اے

سارے ملک پنجاب خراب وِچوں
سانوں وڈا افسوس قصور دا اے

سانوں شرم حیا دا خوف رہندا
جویں موسیٰ نوں خوف کوہِ طور دا اے

اینہاں غازیاں کرم بہشت ہووے
تے شہیداں نوں وعدہ حور دا اے

ایویں باہروں شان ، خراب وِچوں
جویں ڈھول سہاوتا دور دا اے

وارث شاہ وسنیک جنڈیالڑے دا
شاگرد مخدوم قصور دا اے

رب آبرو نال ایمان بخشے
سانوں آسرا فضل غفور دا اے

وارث شاہ نہ عمل دے ٹاتک میتھے
آپ بخش لقا حضور دا اے

وارث شاہ ہووے روشن نام تیرا
کرم ہووے جے رب شکور دا اے

وارث شاہ تے جُملیاں موناں نوں
حصہ بخشنا اپنے نور دا اے

☆☆☆

ختم رب دے کرم دے نال ہوئی
فرمائش پیارڑے یار دی سی

ایسا شعر کیتا پُرمغز موزوں جیہا
موتیاں لڑی شہوار دی سی

طُول کھول کے ذکر میان کیتا
رنگت رنگ دی خوب بہار دی سی

تمثیل دے نال بناء کہیا
جیہی زینت لعل دے ہار دی سی

جو کو پڑھے سو بہت خورسند ہووے
واہ واہ سبھ خلق پکار دی سی

وارث شاہ نوں ہِک دیدار دی ہے
جیہی ہیر نوں بھٹکنا یار دی سی

☆☆☆

بخش لکھنے والیاں جُملیاں نوں
پڑھن والیاں کریں عطا سائیں

سنن والیاں نوں بخش خوشی دولت رکھیں
ذوق تے شوق دا چا سائیں

رکھیں شرم حیا توں جُملیاں دا
میٹی مُٹھ ہی دئیں لنگھا سائیں

وارث شاہ تمامیاں مومناں نوں
دئیں دین ایمان لقا سائیں

☆☆☆

معرفت کا خزانہ

ہیر روح تے چاک قلبوت جانو
بالناتھ ایہہ پیر بنایا ای

پنج پیر حواس ایہہ پنج تیرے
جہاں تھاپنا تدھ نوں لایا ای

قاضی حق جھبیل نیں عمل تیرے
عیال منکر نکیر ٹھہرایا ای

کوٹھا گور عزرائیل ہے ایہہ کھیڑا
جیہڑا لیندو ہی روح نوں دھایا ای

کیدو لنگا شیطان ملعون جانو
جس نے وچ دیوان پھڑایا ای

سیاں ہیر دیاں رن گھربار تیرا
جنہاں نال پیوند بنایا ای

وانگ ہیر دے بنھ لے جان تینوں
کسے نال نہ ساتھ لدایا ای

جیہڑا بولدا ناطقہ ونجھلی ہے
جس ہوش دا راگ سنایا ای

سہتی موت تے جسم ہے یار رانجھا
اینہاں دوہاں نے بھیڑ مچایا ای

شہوت بھابی تے بھُکھ رنبیل باندی
جنہاں جنتوں مار کڈھایا ای

جوگی ہے عورت گن پاڑ جس نے
سبھ انگ بھبوت رمایا ای

دنیا جان ایویں جویں جھنگ پیکے
گور کالڑا باغ بنایا ای

ترنجن ایہہ بدعملیاں تیریاں نیں
کڈھ قبر تھیں دوزخے پایا ای

اوہ میت ہے ماؤں دا شکم بندے
جس وچ شب روز لنگھایا ای

عدلی راجہ ایہہ نیک نیں عمل تیرے
جس ہیر ایمان دوایا ای

وارث شاہ میاں بیڑی پار
کلمہ پاک زبان تے آیا ای

O......O......O